یہہ رسالہ ہر انگریزی مہینے کی ۲۷ تاریخ کو قادیان ضلع گورداسپور سے شایع ہوتا ہے

بابت ماہ شعبان سنہ ۱۳۳۱ھ
بابت ماہ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء

جلد ۸ — نمبر ۷

تشحیذ الاذہان

ماہواری رسالہ

زیر ادارت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد

فہرست مضامین

قیمت سالانہ

باہتمام مینیجر اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپکر چوہدری عبد السلام کے حکم سے مینیجر تشحیذ نے قادیان سے شائع کیا

الوقت میگوئید زمین

"اس مضمون میں مینے اغیار کی شہادات سے ثابت کیا ہے کہ سب اس بات پر متفق ہیں۔ کہ مہدی کے ظہور کا یہی وقت ہے اور ہم جن مشکلات میں ہیں۔ اس سے رہائی مرے از غیب بروں آید و کارے بکند پر منحصر ہے مضمون لکھ چکنے کے بعد البرہان پہنچا۔ اسکا یہ اقتباس بھی قابلِ دید ہے"۔

غرض فساد بر و بحر علائم آخر الزمان سے ہے اور ابتدائے فساد جنگ اٹلی و ٹرکی ہے انتہا اسکی خروج سفیانی پر ہوگی۔ اور روایات مذکورہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ترکوں کو غالباً قسطنطنیہ بھی چھوڑنا پڑیگا۔ اور ایشیائے کوچک میں پہنچ کر وہاں سے حیرہ کی طرف خروج کرینگے یہ فسادات و خونریزی اور اہل زمانہ کی موجودہ حالت اور مسلمانوں پر سختی و تباہی کے سوائے برٹش گورنمنٹ کی رعایا کے باقی مسلمان جہاں کہیں تکلیف کی حالت میں ہیں اگر ہندوستان برٹش گورنمنٹ کے زیر سایہ نہ ہو۔ تو اسپر بھی کیا کیا مصیبتیں نازل ہو چکی ہوتیں شہادت دے رہی ہے کہ وہ شخص جلد آنیوالا ہے۔ جس کے آنے کے سب منتظر ہیں۔ اور طبیعت زمانہ مقتضی ہے کہ قدرت جلد اپنا کرشمہ دکھائے اور فراعنہ زمانہ کی گردن توڑنیکے لئے موسیٰ دوراں و مہدی آخر الزمان کو ظاہر فرمائے اور تمام مواد فاسدہ کا قلع قمع کر کے دنیا کو عدل و داد سے پر کرے۔ اور تمام عالم پر قانون الٰہی جاری ہو

علائم ظہور امام و آخر الزمن کئی ہزار تک شمار کی گئی ہیں۔ جن میں سے سوائے بعض کے باقی سب کی سب وقوع میں آ چکی ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

رسالہ

تشحیذ الاذہان

بابت ماہ جولائی ۱۹۱۳ء

"الوقت میگزین"

واشہدوا علٰی انفسہم

خدا کا مامور آیا اور اس نے چند حقیقتوں کا اظہار فرمایا

۱۔ قرب قیامت کے نشانات ظاہر ہو چکے اگلے نبیوں نے جس محشر خیز وقت کی خبر دی تھی۔ وہ یہی ہے۔

۲۔ مسلمان اب مسلمان نہیں رہے اور انکا حال ملکی و دینی اعتبار سے یہودیوں سے بدتر ہے

۳۔ ان تمام مشکلات سے نکلنے اور ان مصائب سے نجات پانیکا ایک ہی طریق ہے وہ یہ کہ کتاب و سنت کا اتباع اختیار کیا جائے اور دین کو دنیا پر مقدم کر لیں اور تمام مدعیانِ اسلام ایک امام کے روحانی جھنڈے کے نیچے جمع ہوں کیونکہ سارے فسادوں کی اصلاح مہدی موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر مقدر ہے۔

۴- یہ صدی اس امر کیلئے مقرر ہے کہ صاحب الامر ظہور فرمائے

۵- وہ آنیوالا مہدی میں (مرزا غلام احمد قادیانی صلوٰۃ اللہ علیہ وسلامہ) ہوں اسوقت بادۂ غفلت کے سرشاروں نے خدا کی طرف پکارنیوالوں کی آواز کو نہیں سُنا اور نہ ان حقیقتوں کو مانا۔ مگر الحمد للہ کہ ابھی چند سال نہیں گزرے۔ جو عقیدے سے حنفیہ مخالف اس بات کو مان گئے۔ کہ جو کچھ حضور مغفور نے فرمایا حق ہے

امر اول کی نسبت غیر احمدی کی شہادت آگرہ اخبار ۲۸ مئی ۱۳ء سے نقل کی جاتی ہے۔

قیامت قریب ہے حضور سرورِ عالم نے خود ارشاد فرمایا تھا کہ قیامت کو قریب سمجھو یعنی مجھ میں اور قیامت میں دو انگلیوں کا فاصلہ ہے اس اشارے کی علماء نے مختلف طریق سے شرح کی ہے میرے خیال میں حضور کا یہ اشارہ ۱۳۳۱ھ کے متعلق تھا اعداد تاریخی کے لحاظ سے بحساب ابجد جمل سے اگر عدد لیں تو سنہ پیدا ہوتے ہیں۔ دو انگلیاں لا کی شکل ہیں اسکے ۱۳۰ عدد ہوئے اور پھر لا کو معکوس لکھیے تو ال کے ۱۳۱ عدد ہوئے اسکو صفر سے علٰحدہ کرکے الگ الگ لکھے تو سنہ ۱۳۳۱ھ نکلتے ہیں۔ اور یہی اشارہ قریب ہے کیونکہ تمام آثار قیامت کے اسوقت پائے جاتے ہیں جو احادیث نبوی سے ثابت ہیں ایک ۱ علامت یہ ہے کہ فحش زیادہ ہوگا۔ آجکل اسکی کثرت ہے ہر جگہ مسلمان فحش میں مبتلا ہیں قریب کے عزیز دشمن بنجائینگے اسکے کہنے کی ضرورت نہیں جتنا عزیز قریب ہے اسی قدر دشمن قوی ہے ۲- (امانت دار خیانت کرینگے) آجکل کوئی مسلمان امین نظر نہیں آتا۔ سینکڑوں مقدمے خیانت کے عدالت میں دائر ہوتے ہیں ۳ پانی زیادہ برسیگا پیداوار کم ہوگی یہ ظاہر ہے کہ پانی برستا ہے اور گرانی ترقی پر ہے ۴ (حاکم زیادہ ہونگے امن کم ہوگا) ۵- اولاد نافرمان ہوگی- ۶ گرمی میں

پانی برسیگا ۷ آباد مقام ویران ہونگے۔ ویران مقام آباد ہونگے ۸ حاکم
ظالم عیب کرنیوالے عیب چین ہونگے ۹۔ شریر لوگ زیادہ ہونگے ۱۰۔ لوگ
جھوٹی گواہیاں دینگے ۱۱۔ شراب کو شربت کے بہانے سے حلال
سمجھینگے۔ ۱۲۔ سود کو تجارت میں داخل کرلینگے ۱۳ رشوت کو تحفہ سمجھکر قبول
کرینگے ۱۴۔ زکوۃ دینے میں حیلہ کرینگے ۱۵۔ دولتمند کو بزرگ سمجھینگے ۱۶
کم عمر حاکم مقرر کئے جائینگے ۱۷۔ لوگ بزرگونکی عزت نہ کرینگے ۱۸۔ چھوٹوں پر
رحم نہ کرینگے ۱۹۔ عام راستوں میں زنا کیا جائیگا ۲۰ ننگے پاؤں ننگے
بدن والے مفلس چرواہے بڑے بڑے مکان بنائینگے ۲۱۔ نا اہل رذیل
بدبد قومیں شیخ ذات حاکم مقرر ہونگے۔ چھوٹی ذات کے لوگ عالم ہونگے
۲۲۔ دیندار لوگ مرنیکی آرزو کرینگے ۲۳۔ اکابرین آئمہ قتل کئے جائیں گے
۲۴۔ نیچ ذاتوں کا غلبہ ہوگا۔ ۲۵۔ اشراف جاہل کہے جائینگے ۲۶ کمینے
فتوے دینگے ۲۷۔ علماء حرام کو حلال اور حلال کو حرام کہینگے۔ ۲۸۔ مزدوری
لیکر قرآن مجید پڑھینگے ۲۹۔ آپس میں بجائے سلام کے گالیاں دینگے ۳۰
شرفاء نیچ ذات کی عورتوں سے دولت کی لالچ میں شادی کرینگے ۳۱۔ قرابت
کے حقوق قطع ہوجائینگے ۳۲۔ بیمار کی عیادت کا رواج نہ رہیگا۔ ۳۳
سائل کو خیرات نہ ملیگی۔ ۳۴۔ نجوم کا اعتقاد کرینگے ۳۵۔ قرآن سے منحرف
ہونگے ۳۶۔ عورتوں کی گھروں میں حکومت ہوگی ۳۷ کمینے عہدہ دار ہونگے
۳۸۔ مسجد سے آمد و رفت کا راستہ نکالینگے ۳۹۔ لوگ مسجد میں نماز نہ
پڑھیں گے۔ بلکہ وہاں دنیا کی باتیں کرینگے ۴۰۔ میراث تقسیم نہ کرینگے ۴۱
برکت تجارت کی کم ہوجائیگی ۴۲۔ ہمسایہ بدی کریگا۔ ۴۳۔ عورتیں باریک
کپڑے پہنیں گی۔ نماز نہ پڑھینگی۔ طبیعت کی خواہش پر عمل کرینگی ۴۴۔ مالدار

لوگ تجارت کی غرض سے حج کرینگے - ۴۵ - قرآن کے احکام اٹھجائینگے ۴۶
حاکم فاسق مقرر ہونگے - بدکار ان کے مصاحب بنینگے ۴۷ - دمدار ستارے
دکھائی دینگے ۴۸ مسجدیں مطلا بنیں گی ۴۹ - رشوت خواری کا بازار گرم ہوگا
۵۰ - مرد سونیکا زیور پہنینگے ۵۱ قصاص خون کا نہ ہوگا ۵۲ - قرآن شریف
راگ سے پڑھا جائیگا ۵۳ - عورتیں گھوڑوں پر سوار ہونگی ۵۴ - دین پست
ہوگا - دنیا بلند ہوگی ۵۵ - سنت و فرائض کی پابندی نہ رہے گی ۵۶
لوگ ناشکری کرینگے ۵۷ - اللہ کی مرگ مفاجات کا زور ہوگا ۵۸ - لوگ نماز
نہ پڑھیں گے اور چوری کرینگے ۵۹ - مسجدوں میں تصویریں لٹکائینگے ۶۰
شریک ہوگی عورت مرد کے ساتھ تجارت میں ۶۱ برا کہیں - گے متقدمین
کو متاخرین - عزت کرینگے آدمیوں کی خوف سے ۶۲ جہلا ممبروں پر چڑھکر
وعظ کہیں گے اور علم حاصل کرینگے ۶۳ تحصیل دنیا کی غرض سے بیگناہ
قتل ہونگے اور کمینے حکومت کرینگے ۶۴ - ناچ گانیکا رواج زیادہ ہوگا
۶۵ - آندھیاں تیز چلینگی ۶۶ - بجلیاں گرینگی - ۶۷ زمین دھنس جائیگی
۶۸ - زلزلے آئینگے ۶۹ - صورتیں بدل جائینگی ۷۰ آسمان سے پتھر برسینگے

اسوقت ایمان کا سنبھالنا بہت مشکل ہے

اب غور کرنا چاہیئے کہ علامات قیامت سے کونسی علامت ہے جو ظاہر نہیں ہوئی
مرگ مفاجات کا اسقدر زور ہے کہ عیاذاً باللہ طاعون تمام دنیا میں پھیلا ہے سود کو
لوگوں نے جائز کرلیا ہے اور اسکے جواز پر فتوے حاصل کرلئے

دوم - ایک عیسائی کی شہادت جو ایک رسالہ نشانات قیامت سے نقل کیجاتی ہے - یہ
رسالہ لکھنؤ سے شائع ہوا ہے اور اسکے ٹائٹل پر موجودہ زمانہ کی ریل گاڑی کی تصویر
بنی ہوئی ہے جو قیامت کا سب سے بڑا نشان ہے اور اسکے اندر ایک مضمون ہے جسکا

اقتباس تین نمبروں میں دیا جاتا ہے

نمبر اول قرب قیامت۔ ہماری آنکھوں کے روبرو ایام مصیبت کا ہولناک منظر پیش ہے۔ اور بیشک علامات قرب قیامت کا دنیا میں پورا پورا نظر آنا ہی اس امر کی صاف شہادت اور بیّن ثبوت ہے۔ کہ اب خداوند کریم کا یوم عدالت یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ روز قیامت بالکل قریب آپہنچا ہے جب ہم روزانہ اخبارات کو اٹھا کر دیکھتے ہیں تو ہماری آنکھیں ہم کو یہی دکھاتی ہیں۔ کہ آجکل کے اخبارات وحشت انگیز جنگ و جدل اور وحشت خیز واقعات قتل سے پر رہتے ہیں۔ جو فی الحال چاردانگ عالم میں واقع ہو رہے ہیں اور روز بروز بجائے کمی کے ترقی ہی ترقی ہوتی جاتی ہے اور یہ عالمگیر آگ بجھتی نظر نہیں آتی۔ دلیرانہ قزاقی کے واقعات متواتر وقوع میں آرہے ہیں۔ اسٹرائیک (یعنی ایکا کرکے کام چھوڑ دینا اور تنخواہ کی ترقی کے لیے جھگڑا کرنا) تو بالکل عام ہو رہا ہے۔ چوری اور قتل کی کثرت ہے۔ جن لوگوں کے سر پر شیطان سوار ہے۔ وہ عورت مرد اور ننھے ننھے بچوں کی جانیں لینا مردانگی تصور کر رہے ہیں۔ اور یہ مظلوم اُن ظالموں کے ہاتھوں سے شکار ہو کر ذبح ہو جاتے ہیں۔ اور ہمیشہ کے لئے خاموشی کی میٹھی نیند سو جاتے ہیں۔ یہ تمام واقعات اس بات کا بیّن ثبوت ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی آمد اب بالکل قریب ہے

نمبر دوم۔ شیطان اپنی قوت جگہ جگہ پر ہزاروں طرح سے عمل میں لا رہا ہے کہیں تو حادثے اور مصائب خشکی و تری پر کہیں بڑی بڑی آتشزدگیاں کہیں اندھی اور ہولناک ژالہ باری کے طوفان تند و تیز ہوائیں۔ سیلاب۔ طوفان عظیم۔ جوار بھاٹا یا تلاطم اور کہیں زلزلوں کی صورت میں وہ اپنی قوت آزمائی

میں مصروف ہیں پہلے تو وہ کھیت کی فصل کو صاف کر دیتا ہی پھر قحط اور اسکے ساتھ ساتھ پریشانی آموجود ہوتی ہے جب ہوا کو مہلک اجزا سے آلودہ کر دیتا ہے تو ہزارہا جانیں وبا سے فنا ہو جاتی ہیں۔ شیطان کا قہر متواتر آفت زدہ صورت میں ترقی کرتا جائیگا یہانتک کہ انسان اور حیوان دونو ہی کی ہلاکت ہوگی "زمین ماتم کرتی ہے۔ اور پژمردہ ہوئی جاتی ہی . . . . دنیا کے مغرور انسان ضرور سوکھ جائینگے۔ زمین بھی اپنے بسنے والوں کے سبب سے ناپاک ہوگئی ہی کیونکہ انھوں نے شریعت کی عدول حکمی کی۔ قوانین کو بدل ڈالا اور ابدی عہد کو توڑ ڈالا ہے" یسعیاہ باب ۲۴ آیت ۴ و ۵

نمبر سوم "لیکن تو اے دانی ایل ان باتوں کو بند کر رکھ۔ اور کتاب پر آخرت کی وقت مہر کر رکھ بہتیرے اس پر سراسر ملاحظہ کرینگے اور دانش زیادہ ہوگی" دانی ایل باب ۱۲ آیت ۴۔ اس آیت کے پڑھنے سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ آخری زمانہ میں دانش کی ترقی ہوگی × × × × × × × × × × × علم دو طرح کے ہیں ایک علم روحانی دوسرا علم جسمانی یعنی علم دینی و دنیوی ہمیں تحقیق کرنا چاہیئے کہ ان میں کیا کیا ترقیاں پیدا ہوئیں اور ہو رہی ہیں

روحانی علم کی ترقی۔ قریب قریب پانچ سو زبانوں میں کلام اللہ (بائبل) کا ترجمہ ہو کر شائع ہو رہا ہی جس سے کروڑہا کروڑ بندگانِ خدا مستفیض و مستفید ہوتے ہیں ۱۸۰۰ء میں سب سے پہلا مسیحی اخبار چھاپا گیا تھا۔ اور اب ہزارہا اخبار ویسے چھاپے جاتے ہیں

دنیوی علم کی ترقی صرف چند نام ایسی چیزوں کے جو گذشتہ صدی میں رائج ہوئیں درج کئی جاتے ہیں ۱۔ ہوائی غبارہ ۲۔ جلانیکا گیس ۳۔ اسپات کا قلم ۴۔ اگنبوٹ ۵۔ دخانی چھاپہ خانہ ۶۔ ماتحت ضرب کا تینچہ ۷ ریل گاڑی ۸ سلائی

۹- تار برقی ۱۰- فوٹوگرافی ۱۱- لائیٹ ۱۲- سینے کی کل ۱۳- ٹیلیفون ۱۴- فونوگراف ۱۵- ریل گاڑی ۱۶- ٹریم گاڑی- یہ تمام نئی نئی ایجادیں جنکا ہمارے بزرگوں کے زمانے میں وجود تک نہ تھا- اب ہمارے استعمال میں ہیں پہلے کیوں نہ ایجاد ہوئیں- اور اب کیوں بن گئیں- اور کیوں روز بروز ان میں ترقی ہوتی جاتی ہے- اسکا معقول جواب صرف یہ ہے کہ یہ آخری زمانہ ہے- اور خداوند تعالیٰ کا فرمان جو حضرت دانی ایل علیہ السلام کی معرفت عطا ہوا تھا اب پورا ہو رہا ہے

نمبر چہارم- آخری دنوں کی نشانیاں- "سورج اور چاند اور ستاروں میں نشان ظاہر ہونگے اور زمین پر قوموں کو تکلیف ہوگی کیونکہ وہ سمندر اور اسکی لہروں کے شور سے گھبرا جائینگی اور ڈر کے مارے اور زمین پر آنیوالی بلاؤں کی راہ دیکھتے دیکھتے لوگوں کی جان میں جان نہ رہیگی- اور اسوقت لوگ ابن آدم کو قدرت اور بڑے جلال کیساتھ بادل میں آتے دیکھینگے" لوقا باب ۲۱ آیت ۲۵ تا ۲۷

جا بجا زلزلہ- سنہ ۱۷ء قبل مسیح سے سنہ ۹۶ء تک ۱۱۳ برس ہوتے ہیں اس عرصہ میں ہر ۱۲ برس کے بعد تواریخ میں ایک زلزلہ کا بیان پایا جاتا ہے یعنی اتنے برسوں میں ۹ زلزلے آئے سنہ ۹۶ء سے سنہ ۱۸۵۰ء تک ۲۰۸ بھونچال آئے یعنی ۱۷۵۴ برس میں ہر آٹھ برس کے بعد ایک زلزلہ آیا- سنہ ۱۸۵۰ء سے سنہ ۱۸۶۵ء تک پندرہ برس ہوتے ہیں- اس پندرہ برس کے عرصہ میں پندرہ بھونچال آئے یعنی ہر سال ایک زلزلہ آیا سنہ ۱۸۶۵ء سے سنہ ۱۸۶۸ء تک تین سال ہوئے جس میں پندرہ زلزلے آئے یعنی ہر سال پانچ بھونچال لیکن سنہ ۱۹۰۷ء میں تمام دنیا میں ۵۰۰۰ سے زیادہ زلزلے آئے جو سرکاری فہرست میں درج کئے گئے سنہ ۱۸۹۸ء میں ایک لاکھ آدمی بھونچال سے ہلاک ہوئے بسین کے زلزلہ میں ۹۰۰۰ آدمی مرے سنہ ۱۹۰۸ء میں مسینا

کے بھونچال سے دو لاکھ آدمی ہلاک ہوئے

سمندر اور لہروں کا شور - ۱۸۷۵ء میں آدھی رات کیوقت تین ٹاپوؤں کے باشندے پانی پانی کہکر چلا اُٹھے اور سمندر کی زور آور لہروں نے اُٹھکر ان تینوں جزیروں کو سمندر کے پانی سے بھر دیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ۳۴۰۰۰۰ باشندوں میں سے ۲۱۵۰۰۰ آدمی گئے صرف وہی لوگ بچے جو اونچے اونچے درختوں پر چڑھ گئے تھے

(۲) ۱۸۶۷ء میں پیرو اور بولیویا میں ایک لہروں کا سیلاب آیا جس سے ۶۰۰ جانیں تلف ہوئیں اور چھ کروڑ روپیہ کا مال و اسباب برباد ہوا۔ ابھی چند سال ہوئے کہ امریکہ کا ایک بہت بڑا شہر جسکا نام گالوسیٹن تھا۔ ایک دہشتناک بحری سیلاب سے غارت ہو گیا چونکہ اسکو بہت زمانہ نہیں گزرا ہے اسلئے یہ واقعہ بہتوں کو یاد ہوگا۔ اس سیلاب عظیم سے ہزارہا انسان ہلاک ہوئے اور کروڑہا روپیہ کا نقصان ہوا۔ ایسی آفتوں پر غور و خوض کر کے کون کہہ سکتا ہے کہ مسیح کی باتیں یعنی پیشگوئیاں پوری نہیں ہوتی ہیں

جگہ جگہ کال اور مری - تواریخ اٹھا کر دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ ۱۷۶۹ء سے اب تک ۳۵۰ کال پڑ چکے ہیں جس میں سے ۴۰ یا کچھ زیادہ ہندوستان میں پڑے ۱۸۹۷ء اور ۱۹۰۰ء کے قحط میں ہزارہا انسان اس ملک میں بھوک سے مر گئے اور قریب قریب ہر سال کہیں نہ کہیں ہندوستان میں قحط موجود رہتا ہے لیکن اُن آخری دنوں میں ساری قوموں میں بڑی جنگ ہوگی اور ایام جنگ میں جو سخت کال پڑیگا اسکے مقابلہ میں یہ قحط ہیچ ہیں

(۲) چاروں طرف ہیضہ۔ چیچک۔ بخار اور طاعون موجود ہیں جن سے ہر سال لاکھوں جانیں تلف ہوتی ہیں اور یہ ایک خاص نشان ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح کی دوسری آمد اب بالکل ہی نزدیک ہے۔

امر دوم کے بارے میں مسلمانوں کے معتبر و مستند پرچے وکیل ۱۸ رجون ۱۳ء سے ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے

اسلام کے اصلی جوہر کو ہم موجودہ مسلمانوں کی عام حالت میں تلاش کرنا چاہیں تو ایک نکتہ رس دماغ فوراً پکار اٹھیگا۔ کہ یا تو اسلام میں کوئی خوبی موجود نہیں ہے یا یہ مسلمان کہلانیوالے لوگ اسلام کے پیرو نہیں ہیں اور ایک زمانہ بلند آہنگی کیساتھ اسکی تائید کریگا حقیقت یہ ہے کہ مقتدایان ملت بیضا نہ صرف سیاسی حیثیت سے بلکہ اخلاقی تمدنی اور معاشرتی لحاظ سے بھی روز بروز ذلیل و پست ہوتے جاتے ہیں لیکن یہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اسلام ان خوبیوں سے مبرا ہے۔ جن کا اسکو سرچشمہ قرار دیا جاتا ہے۔ بلکہ اسکی اصل وجہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں نے تعلیمات قرآنی اور ارشادات ربانی پس پشت ڈالدیا ہے۔ اور وہ صرف برائے نام مسلمان رہ گئے ہیں

دوسری شہادت ضیاء الاسلام مرادآباد کی ہے

قرآن شریف کی بشارت تو ہمارے واسطے یہ ہے فان حزب اللہ ھم الغالبون۔ مگر آج جو ترکی کو نقصان و ہزیمت پہنچ رہی ہے تو کیوں قرآن شریف ہی سے سنو ارشاد ہے انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (تم ہی غالب رہو گے اگر ایماندار مسلمان ہوگے) ترکوں میں ایمان نہیں رہا۔ انمیں خوف خدا نہیں رہا وہ جانتے ہیں کہ اسلام کیا چیز ہے۔ انکو خبر ہی نہیں کہ ہمارے فرائض کیا ہیں انکو اتباع شریعت سے کچھ واسطہ ہی نہیں

امر سوم کے لئے میں زمیندار ۲۶ رجمادی الثانی ۱۳۳۱ھ سے مولانا محمد سعید آفندی استنبولی کی شہادت نقل کرونگا۔ جنھوں نے بہ تحریک ایڈیٹر زمیندار ایک مضمون "اسباب تنزل اور اسکے علاج" پر لکھا ہے وہ فرماتے ہیں کہ عرب مختلف قبایل تھے اور ان میں بغض و

بڑھا ہوا تھا۔ اور انتہائی درجہ کی جہالت تھی لیکن جب سید کائنات مفخر موجودات مبعوث ہوئے تو عداوت محبت سے بدویت مدنیت سے فقر وسعت معیشت سے بدل گئے اور وہی قوم جو سخت تنزل کی حالت میں تھی۔ روم و ایران ایسی عظیم السطوت سلطنتوں پر قابض ہوگئی اور انکی فتوحات کا دائرہ ایشیا وسطی اور یورپ جنوبی تک پہنچ گیا۔ پھر انہوں نے تجارت صنعت زراعت کتابت۔ طبابت غرض ہر علم وفن میں ترقی کی۔ اسی طرح مسلمان اب بھی ترقی کرینگے تو اسی راہ سے کہ شریعت مطہرہ کو اپنا دستور العلم بنائیں۔ اصل الفاظ انکے یہ ہیں

تعالیٰ ملت اسلام و تفاخر امت خیر الانام علی سائر الاقوام اگر متصور باشد در اطاعت علیم علّام و اتباع سنن سنیہ واجب الاحترام میسر خواہد شد قومے کہ شریعت مطہرہ را حکمران اقلیم ظاہر و طریقت منورہ را نگہبان مدینۂ خاطر گردانیدند لبیک گویان خود را بکعبۂ مقصود رسانیدند۔ و بصفائے خاطر در بیت الحرام سعادت عظمیٰ آرمیدند و از آیات بیّنات تعاون و اتفاق بکام دل رسیدند

یہ امر قابل غور ہے کہ اتفاق اور اتباع شریعت ہرگز ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا جب تک امام صادق کی بیعت نہ کیجائے کیونکہ یہ امور پہلے بھی ایک نبی کے ہاتھ پر بیعت کرنے ہی سے پیدا ہوئے اور اب بھی یہی اور صرف یہی طریق ہے۔ انجمنوں والے انجمنیں بنا بنا کر اور وعظ کہنے والے وعظ کر کر کے کتابیں اور رسالے لکھ لکھ کر تھک گئے ہیں۔ سوچنے والے تجویزیں نکال نکال کر تھک گئے ہیں مگر نہ اتحاد بین المسلمین پیدا ہوا۔ اور نہ مسلمانوں کی حالت بہتر ہوئی۔ صرف احمدی جماعت کا ایک نمونہ موجود ہے جس میں مختلف فرقوں کے لوگ متحدانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور ان میں وہ عیوب بہ ہیئت مجموعی ہرگز نہیں جو مسلمانوں میں آجکل پائے جاتے ہیں۔ اور جو تنزل کے اسباب ہیں

دوسری شہادت رسالہ اصلاح" کی ہے جو ان تمام فسادوں کی اصلاح صاحب الامر کے

کے ہاتھ پر بتا ماہو ملاحظہ ہو اصلاح نمبر ۷

مسلمانو! بہت کچھ کھو چکے اب سے بھی سنبھلو حکم خدا اور رسول کی پیروی کرو تو تمہارے دن پلٹ سکتے ہیں کیونکہ تمکو بعلم الیقین معلوم ہے رسول اللہ خبر دے گئے ہیں ان سب فسادوں کی اصلاح ظہور **حضرت صاحب الامر مہدی موعود علیہ السلام** سے ہوگی جو نسل جناب سیدہ سے ہونگے جس سے تم سمجھ سکتے ہیں۔ تمہاری صلاح و فلاح اسی پر موقوف ہے

امر چہارم۔ کہ یہ صدی بلکہ اس صدی کا ربع اول ظہور مہدی کے لئے مقرر ہے۔ اس کا ثبوت ایک تو آگرہ اخبار کے مضمون کی پہلی سطروں میں ہے دوم۔ خواجہ حسن نظامی کے رسالہ فیضان سنوسی میں

(۱) شاہ نعمت اللہ ولی کے قصیدے سے اسی صدی میں اسکا ظہور بتایا گیا ہے یہ قصیدہ سراج الاخبار جہلم میں بھی چھپا تھا لکھتے ہیں

اس شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ جب اوپر کے اشعار کے موافق شیخ سنوسی اور روس و اٹلی کی چھ برس تک جنگ ہو چکے اسوقت مہدی کا ظہور ہوگا۔ اس حساب سے سمجھنا چاہیئے کہ اٹلی سے تو ابھی جنگ درپیش ہے اور ہو رہی ہے روس باقی ہیں ان سے بھی قریب ہی ہونیکا امکان ہے چھ برس وضع کرکے ۱۳۳۸ھ میں ظہور مہدی ہونا چاہیئے۔ اور اگر روس سے ابھی دو سال بعد جنگ ہوئی تو ۱۳۴۰ھ میں ظہور ہوگا۔ جس پر تمام پیشینگوئیوں کا اتفاق ہے ۱۲

(۲) صفحہ ۷۴ پر لکھتے ہیں

پیشگوئی ظہور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی نسبت بحث اور گفتگو باقی رہ گئی۔ اس میں لوگوں کو بہت کلام ہے اور تعیین وقت پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ مگر مجھکو اس پیشگوئی پر اسقدر بھروسہ اور یقین تھا اور ہے کہ ۱۳۳۰ھ کے حج

ہیں حضرت امام کے ظاہر ہوجانیکے متعلق مینے کھلم کھلا اعلان کر دیا تھا۔ بلکہ
اس حج میں شریک ہونیکے لئے مکہ معظمہ جانیکو طیار تھا۔ مگر کچھ ایسے اسباب
پیش آئے کہ جانا نہ ہوسکا۔ اور حج کا موقعہ گزر گیا۔ ممکن ہی کہ اعتراض کرنیوالے
حضرات اب یہ کہیں کہ اگر سنہ ۱۳۱۲ھ میں حضرت امام مہدی کا ظہور یقینی تھا۔
تو وہ کیوں نہیں ہوا۔ اسکا جواب یہ ہی کہ اس قسم کے غیبی معاملات میں یقینی
اور فیصلہ کن وقت مقرر نہیں کیا جا سکتا۔ حضرت شیخ نے جو سنہ ۱۳۳۰ھ کی
نسبت فرمایا تھا۔ وہ انکے مکاشفہ باطنی کی دلیل تھی

پھر لکھتے ہیں کہ (ممکن ہے کہ سنہ ۱۳۳۰ھ کا تعین اگر درست ثابت نہیں) ہوا تو اسکے
بعد سنہ ۱۳۳۱ھ سنہ ۱۳۳۲ھ یا اور دو چار برس کے بعد ظہور ہو کیونکہ متعدد پیشگوئیوں کو
ملا کر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ سنہ ۱۳۴۰ھ تک سب کا اتفاق ہی یعنی چالیس سے
آگے کوئی نہیں جاتا۔ کسی نے سنہ ۱۳۳۰ھ لکھے کسی نے ۱۳۳۵ھ کسی نے سنہ ۱۳۴۰ھ
اور بعض نے مجمل طریق سے سنہ ۱۳۳۰ھ اور سنہ ۱۳۴۰ھ کا درمیانی بیان کیا ہے
مکرر رقمطراز ہیں۔

تمام دنیا مانتی ہی کہ خواہ ہندو ہوں یا مسلمان عیسائی ہوں یا یہودی کہ ایک
مرد کامل اور ماموُر من اللہ کا آنا ضروری ہی کیونکہ جہان میں مادی قیود
کی تاریکی نے عالم روحانیت کو پردے میں چھپا دیا ہی اور ہر انسان اس روشنی کا
طلبگار ہی جو روحانیت کو پردے سے باہر لائے

غرض یہ بھی اب کھلے دل سے تسلیم کر لیا گیا ہی کہ مہدی نے اسی صدی اور صدی کے
پہلے حصہ میں آنا ہی۔ اب اسکے بعد اے میرے احباب یہ سوال باقی ہے کہ وہ مہدی مرسل
مرزا غلام احمدؑ صاحب قادیانی ہیں اگرچہ مجھے اس قسم کی ہوائیں آرہی ہیں اور دبی زبان
سے لوگ یہ بھی اقرار کر رہے ہیں کہ اسلام کی خدمت اسلام کی اشاعت اور اسلام کی تبلیغ

اگر کسی فرقے میں ہو تو احمدیہ میں مولوی شبلی فاضلِ نعمانی بھی ایک موقعہ پر پکار اُٹھے ؎

کامل اس فرقۂ زہاد سے اُٹھا نہ کوئی ؛ کچھ ہوئے تو یہی رندانِ قدح خوار ہوئے

ایسا ہی اور کئی تحریروں کا اقتباس دیا جا سکتا ہے بہر حال میں اس نمبر کو کسی دوسرے وقت پر ملتوی کرتا ہوں انشاء اللہ وہ وقت قریب ہے کہ لوگ یہ حقیقت بھی مان لینگے اور میں ناظرین کو بشارت کامل دے سکونگا +

شمائل مرتضوی

منقول از کتاب نہج البلاغت مطبوعہ مصر دفعہ ثالث

ہمارے احمدی بھائی اس مضمون کو غور سے پڑھیں جو ہمارے دوست منشی خادم حسین صاحب خادم نے لکھا ہے

اب یہ نہج البلاغۃ جناب علی علیہ السلام کے خطبات و مکتوبات کا مجموعہ ہے جس کو علامہ سید رضی شیعی متوفی سنہ ۴۰۶ھ نے سنہ ۴۰۰ھ میں مرتب کیا تھا۔ بلاغت کے لحاظ سے اسکو خدا کی کلام سے نیچے اور انسانی کلام سے اوپر مانا گیا ہے بلحاظ عقاید کے بھی محبانِ علیؑ کے لئے اسکا ہر ایک فقرہ قابلِ تعظیم و تسلیم ہے

حمیت قومی کسی یہودی نے جناب علی علیہ السلام سے (طنزاً) عرض کیا کہ تم نے اپنے نبی کو دفن کرتے ہی انکے بارہ میں اختلاف کر دیا جس پر جناب نے فرمایا ہمنے انکے بارے میں تو اختلاف نہیں کیا۔ البتہ جو اُن سے مروی تھا۔ اس میں اختلاف کیا۔ لیکن تم (ابھی تو بتلاؤ) ابھی دریا سے (عبور کر کے) تمہارے پاؤں بھی خشک نہ ہونے پائے تھے کہ تمنے اپنی نبی کو کہا ہمارے لئے بھی معبود بنا دے جیسے کہ انکے معبود بنے ہوئے ہیں جسپر نبی (موسیٰؑ) نے کہا کہ تم جاہل لوگ ہو۔ نہج البلاغہ صفحہ ۲۲۱

نتائج۔ ۱۔ آپس کے اختلاف میں اغیار کو در اندازی کا موقعہ نہ دینا چاہئیے

۲۔ اگر کوئی مخالفت ملت از خود دخل دے تو سنجیدگی کیساتھ دو ٹوک جواب دیکر اسکا منہ بند کرنا چاہیئے۔

۳۔ صحابہ کرام میں خلافت کا سوال بعد دفن رسول صلعم پیدا ہوا نہ کہ قبل از دفن اور یہ جو عوام میں مشہور ہے ع مصطفٰے را بے کفن بگذاشتند۔ وہ واقعہ کے خلاف ہے

۴۔ خلافت کے لئے آنحضرت صلعم نے کسی خاص شخص کو نامزد نہیں فرمایا تھا۔ اگر کسی کے حق میں نص خلافت کی تصریح ہوتی۔ تو اس بارے میں اختلاف نہ ہوتا

(۲) **افضلیت احتجاج بالسنۃ** خوارج کیساتھ مباحثہ کرنے کیلئے جب عبداللہ بن عباسؓ کو مقرر کیا تو ارشاد فرمایا۔ کہ انکے ساتھ قرآنی استدلال سے مخاصمہ نہ کرنا۔ کیونکہ قرآن متحمل الوجوہ ہے تم کچھ کہوگے وہ کچھ کہیں گے۔ بلکہ سنۃ رسول صلعم کو حجت میں پیش کرنا پھر یقین ہے کہ انکو کوئی مفر نہ ملیگا۔ صفحہ ۱۸۱ چکڑالوی تارکان سنت غور کریں

(۳) **دشمنوں سے سلوک** (۱) بوقت جنگ صفین (جو معاویہ کیساتھ ہوا) جوش مخالفت میں آکر آپکے اصحاب (شیعیان علی) اہل شام کو برا بھلا کہنے لگ گئے۔ اسکے اس فعل کو ناپسند کرتے ہوئے فرمایا۔ مجھکو تمہارا سبابین (سب کہنے والے) ہونا ناگوار گزرا (انی اکرہ ان تکونوا سبابین) لیکن اگر انکے متعلق امر واقعہ کا بیان کرتے تو بہت بہتر ہوتا۔ انکو سبّ کرنے کے بجائے بہتر ہوتا۔ اگر تم یوں کہتے یا اللہ ہمکو اور انکو خونریزی سے محفوظ رکھ۔ ہمارے انکے درمیان صلاحیت (کے سامان) پیدا کردے۔ انکو گمراہی سے (نکال کر) ہدایت عطا فرما یہانتک کہ جاہلوں پر حق آشکار ہوجائے اور جو حق پسند ہیں۔ انکو گمراہی اور عدوان سے نکالدے صفحہ ۴۴۷

(۴) اپنے قاتل ابن ملجم کی نسبت وصیت فرمائی کہ میرے قصاص میں صرف میرے قاتل کو قتل کیا جائے (وہ بھی کس طرح پر) فرماتے ہیں دیکھو جب میں اس شخص کی ضرب تلوار سے مرجاؤں تو ایک ضرب کے بدلے میں ایک ہی ضرب اسکو بھی مارنا اور اسکو مثلہ نہ کرنا۔

(ناک اور کان کاٹ ڈالنا) کیونکہ مینے رسول صلعم سے اسبارہ میں سنا ہو کہ آپؐ نے فرمایا" ایاکم والمثلۃ ولو بالکلب العقور" صفحہ ۸

(۴) **شفقت پدری** صفین کے کسی مقابلہ کیوقت جناب نے دیکھا کہ امام حسنؑ بڑھ بڑھ کر لڑائی میں جاتے ہیں فرماتے ہیں۔ اس لڑکے کو میرے آگے آگے جانیسے روک لو موت کے منہ میں ان دونوں (امام حسنؑ اور امام حسینؑ) کو چھوڑ دینے کی تاب مجھ میں نہیں یہ اسلئے کہ دونوں کے شہید ہو جانے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل قطع نہ ہو جائے صفحہ ۴۴

شیعوں کو اصرار ہے کہ امام حسن کی اولاد باقی نہیں رہی مگر جناب علیؑ کے مذکورہ بالا ارشاد سے جو ایک دعا کا حکم رکھتا ہے ثابت ہوتا ہے کہ دونوں صاحبزادوں کی اولاد باقی رہیگی۔ واللہ اعلم بالصواب

(۵) **داب وزارت وشان امارت** حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے کسی معاملہ میں جس میں وہ متفق الرائے نہ تھے فرمایا تمہارا فرض یہ ہے کہ مجھکو مشورہ دو اور میں دیکھوں اور اگر کسی امر میں میں مخالفت کر دوں تو تم کو چاہئیے کہ میری ہی بات مان لو صفحہ ۲۲۱

(۶) **دوسروں کی نسبت** فرماتے ہیں مبارک ہے وہ شخص جسکو اپنے عیوب نے ہی **اپنی اصلاح** مقدم ہے۔ دوسروں کی عیب چینی سے روک رکھا ہے اور مبارک ہے وہ شخص جو گوشہ میں رہتا اور بقدر قوت لایموت) کھا لیتا۔ اور اپنے پروردگار کی عبادت میں مشغول ہے اور اپنے گناہوں پر گریہ کرتا۔ وہ اپنے ہی نفس (کی اصلاح) میں مصروف ہے۔ اور لوگوں کو اسکی ذات سے راحت پہنچتی ہے کاش شیعیان علیؑ اس زریں قول امام پر ہی عامل ہوتے۔ اب بھی بزرگان دین کو برا بھلا کہنے کی بجائے اپنی اصلاح پر کاربند ہو جائیں تو اچھا ہو دوسرے اس قول سے یہ بھی مستنبط ہوتا ہے کہ جو کچھ جناب علیؑ نے دوسروں کی نسبت ہدایت فرمائی۔ پہلے خود بھی اُسپر عمل فرمایا ہوگا۔ پس آنجناب

کے قول و فعل سے بڑھکر اور کس کا قول و فعل انکے لئے حجت ہوگا۔ اگر آگے توجہ نہیں کی۔ تو اب سے ہی کمر ہمت باندھ لیں۔ گذشتہ را صلوات آیندہ را احتیاط

(۷) **پابندی اوقات نماز**۔ فرماتے ہیں نماز و نکو وقت مقررہ پر ادا کرو۔ فراغت پالینے کے لئے (وقت سے پہلے پڑھنے میں) جلدی نہ کرو اور اپنے مشاغل کیخاطر وقت مقررہ سے نماز میں دیر نہ لگاؤ جان لو کہ تیرے کام تیری نماز کے تابع ہیں (مقدم نہیں ہیں) صفحہ ۳۰

شیعوں میں نمازوں میں تاخیر کرنیکی عادت بھی عالمگیر ہے باوجودیکہ قرآن اور سنت سے پانچ نمازیں ثابت ہیں پس انکے لئے وقت بھی پانچ ہی مقرر ہونگے لیکن شیعہ تین وقت نماز پڑھنے سے ثابت کرتے ہیں کہ بجائے پانچ کے نمازیں صرف تین ہی ہیں قدرؔ

(۸) **تاکید اتباع سنت** (۱) جب ابن ملجم نے آپکو ضرب لگائی تو فرمایا میری وصیت یہ ہے کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت کو (بدعات سے) ضائع نہ کرو۔ ان دو نول رکان اسلام کو مضبوط رکھو اور پھر کوئی برائی تمہارے پاس پھٹکے گی صفحہ ۲ ایضاً صفحہ ۲۱۷

(۲) اگر کسی (مقتدا کے) نمونہ کی ضرورت ہو تو رسول صلے اللہ علیہ و آلہ کے قول و فعل میں تمہارے لئے کافی نمونہ ہے صفحہ ۳۱۱

(۹) **حقیقت اہلسنت والجماعۃ**۔ میری نسبت دو گروہ ہلاک ہونگے ایک حد سے زیادہ مجھ سے محبت کرنیوالے جو غلو محبت حق سے نکلکر غیر حق کی طرف چلا جاتا ہے دوسرا حد سے زیادہ بغض رکھنے والا جو جوش بغض میں غیر حق کی طرف چلا جاتا ہے اور میری نسبت بہتر وہ لوگ ہیں جو طریقہ اوسط کو مد نظر رکھتے ہیں۔ پس اس (راہ اوسط) کو لازم گردانو۔ اور سواد اعظم میں داخل رہو کیونکہ جماعت پر اللہ کا ہاتھ (سایہ گستر) ہے اور خبردار فرقہ بندی نہ کرو۔ جو جماعت سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ وہ شیطان کا (شکار) ہے جسطرح کہ گلے سے

جدا ہو نیوالا کبھیڑ یئے کا لقمہ ہوگا خبر دار جو کوئی تم کو اس (تفرقہ والے) رستے کی طرف بلائے اس کو قتل کر دو۔ خواہ وہ میری اس دستار کے نیچے ہی کیوں نہ ہو۔ یا یہ میری دستار اسکے سر پر ہو صفحہ ۲۶۱ مشاہدہ اور تجربہ سے ثابت ہوکر جناب علی کو حد سے زیادہ محبت کرنیوالے شیعہ صاحبان ہیں۔ اور حد سے زیادہ بغض رکھنے والے خوارج ہیں اسکے علاوہ ایک تیسرا گروہ ہے اور محبت اور بغض کے بین بین ہے اس تیسرے گروہ کے مصداق الحمد میں تو بفضلہ تعالیٰ اہل سنت ہی ہیں۔ شیعہ متکلمین اپنے گروہ کو اس ناجی گروہ کا مصداق ثابت کرنے پر اصرار تو کرتے ہیں مگر مشکل یہ ہے کہ علاوہ محبت کے بغض کا شائبہ بھی وہ جناب علی کے ساتھ نہیں رکھتے۔ برخلاف اہلسنت کے کہ کسی قدر بغض جناب علیؑ کے ساتھ رکھتے ہیں اور وہ اسقدر رہی کہ جناب علی علیہ السلام کو خلیفہ بلا فصل نہیں مانتے

(۹) **تاکید تقویٰ و سلامت روی**۔ حقوق عباد اور اہل بلاد میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تم سے باز پرس ہوگی یہانتک کہ جائداد اور چوپاؤں کے متعلق بھی خدا کے حکموں کی فرمانبرداری کرو نافرمانی نہ کرو اگر کہیں کوئی بھلائی دیکھو تو اسکو لے لو۔ اور اگر شر دیکھو تو اس سے کنارے رہو صفحہ ۳۳۵ وتلک عشرۃ کاملہ

خداوند کریم مجھکو اور میرے مخاطبین کو اس زریں قول وارشادات مرتضوی پر کاربند ہونے کی توفیق بخشے آمین (ہیچمدان خادم بھیروی احمدی)

حمائل معرا۔ خوشخط عربی سرکاری کتب کی طرز پر لکھی ہوئی آیات پر نمبر پہلے ایک طول طویل فہرست مضامین جو از بس کارآمد ہے بے جلد ۱۲ ؍ اور مجلد عہ میں پہلے یہ حمائل خود بیٹے دو اور سوا دو روپے میں خریدی تھی۔ یہ موقعہ ہے جو صاحب چاہیں منگوالیں

مینیجر تشحیذ

ویدک دھرم اور سائینس

پر

ریویو

ماہ دسمبر ۱۹۱۲ء کے دیانندی پرچے "دربار" میں اڈیٹر رسالہ نے ایک مضمون منجبہ عنوان پر لکھکر بڑی تعلّی کی ہے کہ یہ ایسا بینظیر مضمون ہے۔ کہ جو دیانندیوں کی مذہبی کانفرس میں پڑھا اور اسے سنکر مخالفان دیانندی مت لاجواب اور ساکت رہ گئے سبحان اللہ کیا عجیب مضمون ہے کہ مخالفونکی باتوں پر تو ملمع سازی کر کے انکو قابل اعتراض قرار دیا ہے مگر ویدک دہرم کے ایک بھی اصولی مسئلے کو سائینس کی روشنی میں رکھکر نہ دکھایا اور پھر شیخی یہ کہ ویدک دہرم اور سائینس توام ہیں۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ ایک بات میں تو درحقیقت یہ ہر دو توام ہو سکتے ہیں۔ اور یہ صرف اس طرح پر جبکہ ہم اڈیٹر کی سائینس کی اس تعریف کو ویدک دہرم پر بھی چسپاں کر لیں۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں "لیکن سوال یہ ہے کہ ہمارے پاس سچائی کا کیا معیار ہے آج سائینس کی ایک تھیوری کچھ ہے اور کل وہ بدلجاتی ہے اگر یہی الفاظ بعینہٖ ویدک دہرم پر چسپاں کر دیئے جاویں۔ اور کہا جاوے کہ سوال یہ ہے کہ ہمارے پاس (ویدک دہرم کی) سچائی کا کیا معیار ہے۔ آج ایک ویدی اٹھکر وید منتروں سے ہمہ اوست نکالتا ہے دوسرا مورتی پوجا تیسرا لنگ پوجا چوتھا اس منتر کو سائینس کے سانچے میں ڈھالتا ہے کیا ہم بھی اُسکے ساتھ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے رہیں۔ پس ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا چونکہ ویدک زبان ایک مردہ زبان ہے اسلئے ہر زمانہ میں یہ سائینس کی تھیوریوں کی طرح گرگٹ کی طرح رنگ بدلتی رہتی ہے اور انہیں معنوں کے رُو سے سائیس اور ویدک دھرم آپس میں توام بہنیں ہیں

اڈیٹر اِدہر اُدہر کی بے سروپا باتیں لکھتا لکھتا خود فراموشی کی حالت میں لشپ مارے کے اس قول کو کہ "اصلی علم کا پہلا شعلہ ضرور ہے کہ آسمان سے اُترا ہو" پیش کر کے لکھتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو وہ ریڈیم ڈھونڈھنی چاہیئے جو بلا شبہ دنیا میں ایکبار پھر روشنی لا سکتی ہے مگر بیچارے کو اتنا یاد نہیں کہ ۵-۶ ہزار سال وہ ریڈیم (اگر بقول اڈیٹر کے ویدوں کی روشنی قرار دیجا سکے) دنیا کے کس کونے میں پڑی رہی۔ کہ اب وہ پھر ویدوں سے بیخبر دیانندی صاحبان نکال لائے ہیں یہ بھی عجیب قسم کی ریڈیم ہے کہ ۹۹ فیصدی ویدوں سے بے خبر دیانندیوں کو تو اسکا پتہ لگ گیا۔ مگر وہ ویدی جو راتدن بنارس اور مہاراشٹر میں ویدوں کو رٹتے رہے اس ریڈیم کا پتہ نہ لگا سکے پنڈت دیانند جب تک پنجابی انگریزی خواں ہندوؤں کی صحبت میں نہ بیٹھا۔ اس ریڈیم کا پتہ نہ لگا سکا۔ اور ہمہ اوستی بنکر اور رودرا کش کی مالائیں پہنکر ہی ساری عمر گزار دی۔ البتہ اس میں ذرا شک نہیں کہ وید ک زبان و علم سے جاہل پنجابی انگریزی دان دیانندیوں نے ضرور اسے سہایتا دیکر وہ ریڈیم تلاش کر دی جو انکے ہمسایہ مسلمانوں کے پاس اسوقت موجود تھی۔ ورنہ اگر وہ روشنی ویدوں میں ہوتی تو پنڈت دیانند باوجود ویدوں کا ماہر ہونیکا مدعی بننے کے ہندوؤں کے دوسرے متوں میں سرگردان نہ رہتا۔ اور بھنگ وغیرہ نشوں میں نہ پڑتا۔ کیا دیانندی صاحبان کے پاس کوئی ثبوت ہے۔ کہ انکا بھگوان دیانند بھنگ پینے اور رودرا کش کی مالائیں پہننے کے وقت ویدوں کا عالم نہ تھا۔ سوامی ورجانند سے ڈگری نہ لے چکا تھا پنڈت دیانند نے آسمان سے اصلی علم کے شعلے کو لانیکا ہرگز دعوے نہیں کیا۔ اور نہ وہ آسمانی آدمی تھا۔ وہ ایک زمینی آدمی تھا اور اسکی سب باتیں اور عمل ہرگز پاک چشمے سے نکلے تھے اللہ تعالےٰ نے خود اس پنڈت کی زندگی میں اصلی علم کا شعلہ لانیوالا ایک برگزیدہ انسان بھیجا۔ مگر دیانندی صاحبان بجائے مقطر آسمانی پانی پینے کے زمین کے سڑے باسی کنوؤں کے پانی کی طرف دوڑ رہے ہیں اپنے دہرم کو سائینس اور عقل سے

مطابق بکتے ہیں مگر عقلی باتوں سے متنفر ہیں جیسے گدھے کے سر سے سینگ
دیکھتے ہیں کہ دنیا کو ہر موسم میں تازہ بتازہ آسمانی پانی کی ضرورت ہوتی ہے اور خزاں
کے بعد بہار آتی ہے مگر روحانی دنیا کے پیاسوں کے لئے تازہ پانی کی ضرورت نہیں
سمجھتے اور روحانی بہار کی آمد سے متنفر ہیں ۲ ہزار سال سے انکے روحانی باغ پر خزاں
(بقول انکے) چل رہی ہے مگر ابھی تک کسی آسمانی بہار کی انکو ضرورت نہیں عجب عقلی
مذہب ہے کہ عقلی باتوں سے کوسوں دور ہے

پانچویں باب میں آپنے مذہب ریلجن اور دہرم کے الفاظ پر لغوی بحث کر کے ثابت
کرنا چاہا ہے کہ عربی لفظ دہرم اور ریلجن سے کم درجہ پر ہے مگر شیخی باز کو اتنا معلوم نہیں۔ کہ
مذہب کا لفظ اسلام کے ساتھ قرآن شریف میں کہیں استعمال نہیں ہوا۔ قرآن شریف
نے لفظ **دین** اور **ملت** استعمال کئے ہیں۔ جو کہ بڑے وسیع معنے رکھتے ہیں۔ شیخی باز
صاحب کسی عربی لغات سے انکو دیکھیں۔ رہا دہرم کی جو تعریف آپنے کی ہے وہ خود
ساختہ اور بے دلیل سی ہے اسپر جو منو کا حوالہ دیا ہے۔ وہ اسکا مصداق ہے کہ سوال
از آسمان جواب از ریسمان اگر بھگوان منو کی ہی مسلمہ دہرم کی تعریف لینی تھی تو ہم سے پوچھ
لیتے۔ سنیئے آپکے ہر دو بھگوان یعنی منو و دیانند فرماتے ہیں۔ کہ "عاقل لوگ تعزیر ہی کو
دہرم کہتے ہیں (منو ۷۔ ۱۸ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۶۱) ہمنے اپنے گھر کی بات ہی نہیں رکھی
بلکہ ہر دو بھگوانوں کے مصدقہ معنے لکھدئے ہیں شیخی باز صاحب جو چاہیں شیخی ماریں۔
کوئی قلم کو نہیں پکڑ سکتا

چھٹے باب میں آپ نے سائنس اور اپنی بیان کردہ مذاہب کی تعریفوں کی عجیب
تشریح کی ہے آپ لکھتے ہیں کہ سائنسدان اپنی تحقیق کی کسی حد پر ٹھہر جائیگا۔ جس کے
آگے اندھیرا ہوگا۔ ہاں اسس کو اس اندھیرے میں ایک شعاع نور دکھائی دیگی۔ اور وہ
اسکی علت غائی ایشر ہوگا۔ غرضیکہ سائنسدان کا آخری سہارا وہی طاقت کل ہے

جسکو بتانیکے لئے جملہ مذاہب کی تعلیم ہے" اس بے دسرو پا اور بےمعنی عبارت کا سوائے اسکے اور کیا مطلب ہو سکتا ہے کہ سائینسدان اپنی تحقیق کی آخری حد پر جا کر ایشور کو پائیگا ہمیں یقین رکھنا چاہئیے کہ اڈیٹر کی یہ محض دیانندی شیخی ہی نہ ہو گی بلکہ وہ چند ایک موجودہ زمانے کے سائینسدانوں کی تحقیقات ہمارے سامنے رکھیگا جنھوں نے سائینس کی تحقیقات کے دوران میں ایشور کا پتا لگا لیا ہو اسی باب کے آخر میں اڈیٹر صاحب خود فراموش ہو کر لکھتے ہیں کہ گمراہ قوموں کی سخت گمراہی کے وقت ضرورت ہوتی ہے کہ "کوئی سورج اس اندھکار کو دور کرے چنانچہ ایسے حالات میں ایک خاص طاقت پیدا ہو جایا کرتی ہے جو بنی نوع آدم کو سچائی کا سبق دیتی ہے دنیا کی تواریخ بتاتی ہے کہ موقعہ بموقعہ جب کبھی ضرورت ہوئی ایسے رشی منی پیر پیغمبر دنیا کی سٹیج پر نمودار ہوئے جنھوں نے گمراہ روحوں کی نجات کا بیڑا اٹھایا۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ سائیس اور دہرم کا مقابلہ ہوتا ہے ہرگز نہیں" ناظرین ذرا اس دیانندی چالاکی کو ملاحظہ فرمائیے کہ پیغمبروں کی سچائی کا قائل بھی بنتے اور انکی ضرورت کو مانتے ہیں مگر انہیں برگزیدوں کو گالیاں بھی نکالنے سے دریغ نہیں کرتے پر سچ ہے خود غرضی انسان کو اندھا کر دیتی ہے اپنی بات کو تقویت دینے کے لئے تھوڑی سی تعریف کر دی اور جب مطلب کا وقت نکل گیا۔ انکو گالیاں دینی شروع کر دیں۔

دسویں باب میں آپ نے اسلام اور سائینس کا مقابلہ کرتے اپنی انصاف پسندی کا پورا پورا ثبوت دیا ہے اور بلا کسی دلیل کے لکھدیا ہے کہ اسلام اور سائینس کا مقابلہ کرنا دو مینڈھوں کو باہم لڑانا ہے آگے چل کر جو باتیں اسلام میں خلاف سائینس دکھائی ہیں وہ الفاظ کے تغیر سے وہی ہیں جنکو کہ دیانندیوں کا داتا بھگوان دیانند مانتا ہے لفظی بحث کو لیکر کسی مذہب پر اعتراض کرنا دیانندیوں کا خاصہ ہے۔ ناظرین ذرا شیخ باز صاحب کی اپنے گرو کی تعلیم سے لاعلمی کا حال دیکھئے پہلا اعتراض اسکا یہ ہے کہ قرآن کی

تعلیم سات آسمانوں کے بارے میں خلاف سائنس ہے اگر نافہم ایڈیٹر کسی معمولی عربی لغت میں آسمان کے معنے دیکھ لیتا تو اسے معلوم ہو جاتا کہ سماء کے معنے بلندی وہ چیز جو اوپر ہو وہ چیز جس نے زمین کی فضا کو گھیرا ہوا ہے سقف ہر چیز کی بارش بادل وغیرہ پس معلوم ہوا کہ سما کا ہم معنی لفظ سنسکرت میں پرتھی ہے۔ دیانندیوں کا گرو خود مانتا ہے (رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۸۱) کہ ہر ایک دنیا کے گرد سات سات کرے ہیں۔ اگر ان کروں کو عربی اصطلاح میں آسمان کہا گیا۔ تو کونسے غضب کی بات ہو گئی۔ پنڈت دیانند نے بھی سائنس کی طرح محض خلاء نہیں مانی۔ بلکہ سات کرے ہر دنیا کے گرد مانے ہیں گویا ہر زمین سات آسمانوں سے محیط ہے دوسری بات جو سائنس کے خلاف دکھائی ہے یہ ہے کہ داؤد کے زمانہ میں . . . . . . اور جو منکر ہوئے خدا نے انکو بندر بنا دیا واہ شیخی !!

صاحب معلوم شد واقفیت کا یہ حال اور مقابلہ سائنس سے کیا جا رہا ہے چہ خوب لالہ جی یہ الفاظ الہامی کتب میں بطور النکار (صنائع و بدائع) بیان کئے جاتے ہیں اور آپکے گرو کے قول کے مطابق یہ النکار کی پہلی قسم واچک لپتا ہے یعنی جس میں حرف تشبیہ محذوف ہے جیسے بھیم بلی (بھیم جیسا طاقتور) ملاحظہ ہو رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۹۴-۹۳ اپنی کتابوں سے اسقدر ناواقفی اور اسلام پر اعتراض۔ ذرا ڈارون اور ہکسلے کی تھیوری کو دیانندی ویدک تعلیم کے مطابق تو کر دکھائیں مگر ذرا ہوش سے پہلے اپنے گرو کی کتابیں پڑھکر پھر آپکا اعتراض ہے کہ سائنس کا دعوے ہے کہ سورج ساکن ہے۔ اگر آپ نے اتنی ہی سائنس پڑھی ہے جسکا یہ دعوے ہے تو پھر اپنے گرو کی کتابوں کو جلا ڈالئے وہ اپنی کتاب رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۸۶-۸۷ پر لکھتا ہے کہ اسی طرح تمام کرے اپنے اپنے مدار کے اندر گردش کرتے ہوئے ایشور کی قدرت اور ہوا کی قوت سے قائم ہیں لالہ صاحب اگر ہمت ہے تو اپنے گرو کی کسی کتاب سے ثبوت پیش کرو کہ سورج کرہ نہیں اور پھر کرہ ہو کر بھی بقول آپکی پیش کردہ سائنس کے ساکن ہے پھر آپ لکھتے

ہیں کہ قرآن میں آسمان کا جنبش کھانا لکھا ہے کیا لالہ جی آپ کے سوامی کے بیان کردہ ساتوں کُرّے جو زمینوں کے گرد ہیں ساکن ہیں اور جنبش نہیں کھاتے ۔ و ہوش کی دوا کرکے جواب دینا لالہ جی کو پہاڑوں کا اُڑنا دشوار معلوم ہو رہا ہے۔ شاید یہاں سائینس کا سبق بھول گیا ہے کیا سائینس اس بات کی رہنمائی نہیں کرتی کہ زمین کے نیچے آتشین مادہ موجود ہے اور کسی وقت وہ زمین سے نکلکر آتش فشاں پہاڑوں کی طرح زمین پر کی ہر چیز کو اُڑا اُکھاڑا کر تہ و بالا کر سکتا ہے پتھروں کی بارش دیکھنی ہو تو ذرا کوہ اٹنا پہ چلے جاؤ کس طرح خدا کا غضب پتھروں کی بارش کی شکل میں ارد گرد کے گاؤں کو تباہ کر رہا ہے کیا یہ بھی سائینس کے خلاف ہے اس سے آگے آپ زمین کا چٹائی کی طرح پھیلنا قابل اعتراض سمجھتے ہیں یاد رہے قرآن میں لفظ ارض ہے جسکے لغوی معنے ہی متحرک چیز کے ہیں زمین کی ہمواری سے انکار کرنا کسی الٹی کھوپری والے کا ہی کام ہو سکتا ہے پھر آپ اپنے گرو کے نکتے پر مکھی پر مکھی مار کر کہتے ہیں کہ قرآن میں سورج کا دلدل میں ڈوبنا لکھا ہے لالہ جی ذرا سیاق و سباق پڑھکر ہمیں بھی وہ آیت دکھا نا زمین و آسمان کا رونا بھی ہمیں کہیں قرآن سے نکال کر ضرور دکھا دو مگر پہلے اپنے گرو کی تصانیف پڑھکر شاید اسی قسم کا اعتراض اپسر بھی نہ پڑجاوے۔ افسوس ہے کہ یہ خود پسند اور جاہل ۔۔۔۔ ایسے ایسے مسائل میں اپنے آپکو ماہر سمجھتے لگجاتے ہیں جنکو انھوں نے ساری عمر میں دیکھا بھی نہ ہو کُجا قرآن اور سائینس کا مقابلہ اور یہاں تک کہ جو سامنے آیا لکھدیا ذرا وہ آیت تو پیش کریں جہاں چاند کے گھٹنے بڑھنے کا ذکر ہے اور آنحضرت ؐ نے خاموشی اختیار کی؟ اور پھر دید نے چوتھی یا پانچویں جماعت والے لڑکے کی طرح کس منتر میں اس سائنس کو بیان کیا ہے پھر آپنے آدم و حوا کی کہانی کا حوالہ دیا ہو اور اگر کوئی لالہ جی سے پوچھے کہ حوا کا نام ہی قرآن سے دکھا دیں تو بغلیں جھانکنے لگ جاویں ہم نے یہ بھی قرآن میں نہ دیکھا کہ جونہی انھوں نے نیک و بد کی پہچان کے درخت کا پھل کھایا خدا نے انکو فوراً بہشت سے باہر نکالدیا۔ اگر بائیبل میں نیک و بد

کی پہچان کے درخت کا پھل لکھا ہے تو وہ عین دیانند کی تعلیم کے مطابق ہے لالہ جی ذرا ہوش سے سنئے آپکا گرو آدم و حوا کے بہشت سے نکالنے کا اس طرح ذکر کرتا ہے

"جیسے چھوٹے چھوٹے بچوں کو اب بھی پیدا ہو کر کچھ عرصہ جینے کے باوجود اسی طرح مر جانے پر کسی طرح کی سزا نہیں ملتی اسی طرح .... سرشٹی میں سب انسان بچپن کی سی حالت میں تھے انکے لئے کوئی امر و نہی نہیں تھا۔ نہ ہی ابتک کوئی قانون تھا آنکھوں سے روپ دیکھنا کانوں سے شبد سننا پاؤں سے چلنا وغیرہ بس اس سے زیادہ کام آدی سرشٹی میں نہیں تھا ایسی حالت آدی سرشٹی میں پانچ برس چلی"

کیوں لالہ جی یہ معصومی کی حالت کیسی بہشتی زندگی ہو گی مگر افسوس یہ کچھ دیر پا ثابت نہ ہوئی بلکہ پرمیشور نے ایک نیک و بد کی پہچان کا درخت اس بہشت میں لگا دیا جو آپ کے گرو کے الفاظ میں اسطرح بیان ہوا ہے

"پھر پرمیشور نے منشیوں کو وید گیان دیا پس وید کے گیان سے ہی گناہ اور نیکی کا علم ہوا۔ اور اُسی اُسی قسم کے چلن ہوتے گئے پھر صاف ظاہر ہے کہ گناہ اور نیکی کی حالت کے موافق نتیجے پیدا ہونے لگے انسان پاپ کی وجہ سے حیوانوں کے جسم میں گئے"

دیکھا لالہ جی بہشتی زندگی سے نکالنے والا وید ہی نکلا۔ اگر وہ ناپید رہتا تو انسان ایک معصومی کی حالت میں رہتا۔ مگر یہ کڑوا درخت جہاں لگایا جائے تلخی ہی پھیلاتا ہے۔ ہند ایک امن کی حالت میں تھا مگر جونہی پنڈت دیانند یہ درخت رشی کیش کے پہاڑ سے نکال لایا۔ اُسنے ملک کے مذہبی امن میں آگ لگا دی۔ دیانندیوں کے دلوں کو تو اسنے ایسا ... کر دیا کہ وہ بہانہ ڈھونڈ کر بھی غیر مذاہب کے بزرگوں اور کتب مقدسہ کے منہ آتے رہتے ہیں حالانکہ اپنی کتب سے محض کورے ہوتے ہیں

اس سے آگے شیخی باز دیانندی صاحب لکھتے ہیں کہ قرآن مجید سورہ بقر میں لکھا ہے کہ خدا نے انکے دلوں پر اور کانوں پر مہر کردی اور انکی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے۔ گویا لالہ جی کے نزدیک الفاظ مہر اور پردہ انسانی اعضاء کے ساتھ آجانے سے قرآن کریم خلاف سائنس نکلا سبحان اللہ اس دیانندی عقل کے صدقے جاویں۔ کیا دیانندی پوتھی میں برے افعال کا نتیجہ نیک لکھا ہوا ہے اگر ایسا ہی لکھا ہے تو بے ریب دیانندی پنتھ کے سائنس کا باپ ہونے میں ذرا شک و شبہ نہیں ہو سکتا

گیارہویں باب میں ویدک دھرم اور سائنس کا ہیڈنگ دیکھکر ہمیں امید پڑی تھی کہ اب ستیارتھ دہرمی عیسائیت اور اسلام کے خلاف سائنس مسائل دکھا کر دیانندی صاحب ان مسائل کے مقابلہ پر دیانندی فلسفہ کا کوئی کرشمہ دکھائینگے۔ مگر ہماری مایوسی کی کوئی حد نہ رہی جب اس ہیڈنگ کے ماتحت ۷ سطور میں ہم نے سوائے دیانندی شیخی بازی کے ایک مسئلہ کا تطابق بھی سائنس سے کیا ہوا نہ پایا وہی بات ہوئی سے

کھودا پہاڑ اور نکلا چوہا

اور وہ بھی مرا ہوا۔ دیانندی صاحب صرف ۷ سطروں میں ویدک فلسفہ کا قل پڑھکر اسکا جنازہ بھی نکال چکے ہیں اور جھٹ بارہویں باب میں ویدک تہذیب کے کھنڈرات یعنی ویدک لوگوں کے توہمات کو سائینس کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش میں ہیں اسلام پر کے اعتراضات تو آپ نے ملاحظہ کر لئے اب ذرا ویدک تہذیب کی سائنس کے کرشمے بھی لگے ہاتھوں ملاحظہ کیجئے

ویدک تہذیب کی سائنس کا پہلا مسئلہ ترّاگی باندھنا ہے جسے ایک ہندو مدت سے کرتی چلی آتی ہے۔ اور جسپر یورپ کے ڈاکٹر بھی حیران ہیں۔ اور ارب ہا سالوں کے بعد اس ویدک تہذیب کے کرشمہ پر پہنچے ہیں۔ یورپین ڈاکٹر تو صرف حیران ہی ہونگے مگر ہم حسد سے بڑھکر حیران ہیں کہ شیخی باز دیانندی۔ اپنے گرو سے بھی دو ہاتھ

بڑھ گیا۔ اور طرہ یہ کہ ہندوستان اور یورپین ڈاکٹر تو ویدک تہذیب کی سائنس کو بھانپ گئے مگر شری دیانند گرو بھگوان جی اور انکے شیخی باز چیلے کو وید کا کوئی منتر تار گی کی تائید میں پیش کرنا نہ سوجھا شاید مؤخر الذکر کی فروگزاشت ہے جو بہت جلد دور کئے جانیکے لایق ہے اور ہم وید منتر دیکھنے کے بڑے مشتاق ہیں

ویدک تہذیب کی دوسری سائنس کا کرشمہ دہی سے سر دھونا ہے مگر افسوس کہ ویدوں کے مصنف اور شری دیانند گرو بھگوان ویدوں کے مفسر اس سائنس سے بیخبر رہے مگر انکے ایک لائق وفائق چیلے نے اس کمی کو پورا کر دیا۔ امید ہے کہ ہمیں بہت جلد کوئی وید منتر اس سائنس کی تائید میں فوراً سے پہلے بتا دیا جائیگا۔ شاید آگرہ اور جالندہر نواسی ہیراہ مسافر اپنے شیخی باز بھائی کی کچھ مدد کر سکیں

لیجئے ویدک تہذیب کی سائنس کا تیسرا مسئلہ اور وہ انکا سیاہ دھاگہ زخم کے نزدیک باندھنے کا ہے سبحان اللہ وید بھی ست ودیا کا بھنڈار ہے میرے خیال میں سائنس کے یہ مسائل شری دیانند گرو بھگوان کی کتابوں کے ساتھ بطور ضمیمہ ایزاد کئے جانیکے لائق ہیں امید ہے ہمارے دیانندی سائنسدان اس امر پر متوجہ ہونگے

ویدک تہذیب کی سائنس کا چوتھا مسئلہ پانی میں بجلی کا جلد سرایت کرتا ہے۔ دیکھئے ریلوے سٹیشن پر بیٹری کی تاریں زمین میں پانی وغیرہ بائی ہوتی ہیں یہ مسئلہ دیکھکر تو ہمارا یقین ہو گیا ہے کہ یورپین لوگ وید کے کچھ ورقے چرا کر لے گئے ہیں اور انکو دیکھ دیکھ کر نئی نئی ایجادیں کرتے جاتے ہیں۔ اور محسن کا نام تک نہیں بتاتے جو کسر ہمارے دیانندی جہانتے یہاں بیٹھے پوری کر دیتے ہیں لیجئے اسپر بھی ایک منتر آیا کہ آیا منتظر رہئے

اور سنئے ویدک تہذیب کی سائنس کا ایک اہم مسئلہ کہ ویدک سائنس کی رو سے بادل سمندر پر اتر کر پانی پیتے ہیں۔ اسکی سند ایک یورپین کے صاحب ہی نقد بہ نقد لیجے ہمارے خیال میں سکولوں کا کورس درست کر دینا چاہیئے اور بجائے اسکے کہ بچوں کو پڑھایا جائے

کہ سمندر کے بخارات سے بادل بنتے ہیں کتابوں میں لکھا جاوے کہ ویدک تہذیب کے کھنڈرات سے بادل روانہ ہو کر سمندر میں پانی پینے جایا کرتے ہیں اور انکے ہمراہ غالباً ویدک تہذیب کے کھنڈرات کے مکیں ہوتے ہونگے

جس الہام بھی ویدک سائنس کا کرشمہ ہے مگر افسوس کہ شری دیانند گرو بھگوان بھی یہ اپنی شوری اپنی ستیارتھ پرکاش میں کوئی حوالہ وید سے پرانا یام کی تائید میں پیش نہ کر سکا۔ شاید بقول ع گرو گرندر چیلا خواہد کرد۔ شیخی باز ویدک سائنسدان ہی کوئی منتر پیش کر سکیں یا کوئی بیراہی ہی سہی

ویدک سائنسدان صاحب اخیر میں لکھتے ہیں کہ "ایک ہندو گھر میں جا کر جدھر نظر ڈالو۔ ویدک تہذیب کے کھنڈرات نظر آتے ہیں جن میں سائنس اور فلسفہ کی شمعیں ابھی تک روشن ہیں" ناظرین آپ بھی ان شمعوں کا بغور ملاحظہ کریں اور دیانندی دماغ کے قربان جائیں اگر ہندو گھر کے توہمات ہی ویدک سائنس کے کھنڈرات ہیں تو ایسی تہذیب کے ساتھ اسلام کا مقابلہ کرنا ہی فضول ہے

تیرہویں باب میں شیخی باز صاحب نے ویدک تہذیب کے ستون کھائے ہیں گویا کہ انکے گر جانے سے ساری تہذیب کا بیڑا ہی غرق ہو جائیگا۔ اول ستون مسئلہ جنم دوسرا ستون مادہ غیر فانی کا ماننا ہے۔ ناظرین ذرا بغور ملاحظہ کریں کہ یہ ستون خود یورپین سائنس کے مطابق کیسے گرتے ہیں کیونکہ دیانندی صاحبان یورپین سائنس کے بڑے دلدادہ ہیں سو واضح ہے کہ مسئلہ جنم کے مسئلے کی بنیاد مادہ کی ابدیت پر منحصر ہے گویا بموجب عقائد دیانندی ہر دو کی ابدیت لازم ملزوم کی طرح ہے پس ہم دیکھتے ہیں کہ گو وید بھگوان کہتا ہے کہ مادہ غیر فانی ہے اور ہربرٹ سپنسر بھی یہی لکھتے ہیں مگر ہم کیا کریں کہ یورپین سائنسدانوں کی نئی تحقیقات مادہ کا فنا ہونا ثابت کرتی ہے اور للکار کر بڑے زور شور سے کہتی ہے کہ مادہ فانی ہے۔ اور وید بھگوان اور ہربرٹ سپنسر کے خیالات بالکل غلط ہیں اسکے متعلق ایک مفصل ٹریکٹ بنام

"مادہ فانی ہے" دیانندیوں میں عام طور پر مفت بانٹا جا چکا ہے مگر اسوقت تک سب دیانندی کچھ معقول تردید کرنے سے خاموش ہیں۔ اس نئی تحقیق نے ویدک تہذیب کے ہر دو ستون دھرام سے گرا دیئے ہیں کسی دیانندی میں ہمت ہے تو سامنے آئے ورنہ پنڈ جنم میں گرفتار شدگان بھگوانوں کو تلاش کرکے لائے اور وید کی دوبارہ پڑتال کرائے شاید کسی کونے سے کوئی منتر مادہ کی فنائیت کا نکل آوے

اور لیجئے تیسرا ستون ہتر اور ورن ہیں یعنے گورودت دیانندی کے قول کے مطابق آکسیجن اور ہائیڈروجن شیخی باز صاحب للکارتے ہیں کہ سوائے اس دیانندی کے کسی اور مذہب والے نے کیوں نہ اس تھیوری کو اپنی الہامی کتاب سے ثابت کیا لالہ جی اور مذہب تو جانے دیجیے خود شری دیانند گورو بھگوان جی کو بھی وہ معنے اس منتر کے نہ سوجھے جو اسکے لائق چیلے کو سوجھے پھر دوسرا کیا کہنا خود ویدک تہذیب کے حامی کئی ارب لوگ سے اسکے معنے معلوم کرنیسے قاصر ہے

سب سے آخری ستون ویدک تہذیب کا شبد کا نتیجہ ہونا ہے جسکے بموجب بقول دیانندی صاحب بے تار تار برقی ایجاد ہوئی افسوس کہ شبد کے نتیجہ ہونے میں وید کا ایک حوالہ نہیں دیا اور محض مفسروں یا شارحین شاستر کاروں کے ڈھکوسلو نپر زور دیکر وید و نپر منڈھ دیا اور دعویٰ کر دیا کہ وید ست و دیاؤں کا بھنڈار ہیں۔ آپ نے شیخی میں آکر چیلنج بھی دیدیا ہے کہ اگر کسی الہامی کتاب میں صوت کے غیر معدوم ہونے پر کوئی آیت ہو تو پیش کرے ورنہ ویدوں کا یہ دعوے ماننا پڑیگا۔ دنیا میں کیسے کیسے عجیب آدمی بھرے پڑے ہیں۔ خود تو نرالا دعوے ہی پیش کرتے ہیں اور وید سے دلیل نہیں لا سکے۔ اور دوسروں کی الہامی کتابیں ٹٹولتے ہیں اور پھر جیت کا سہرا خود ہی وید کے پیش کرتے ہیں لالہ صاحب لیجئے ہم قرآن پاک سے ایک نہیں بلکہ زیادہ آیات دیکر ثابت کرتے ہیں کہ قرآن شریف اس بات کا مدعی ہے کہ جو فعل یا قول انسان سے سرزد ہو وہ محفوظ رہتا ہے اگر اس قسم کا وید کا کوئی

وار ضرمنتر پیش کرکے دکھائیں تو معلوم ہو مگر ڈھکوسلہ بازی ہی ہو

(آیت اول) ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتد

(آیت دوم) نکتب ما قدموا و اثارھم و کل شی احصیناہ فی کتب مبین

(آیت سوم) کل شی فعلوہ فی الزبر و کل صغیر و کبیر مستطر

مینے ترجمہ آیات اسلئے نہیں کیا کہ دیانندی صاحب ذرا الفاظ کے تابع ہو کر خود ترجمہ کریں تاکہ انپر واضح ہو کہ اسلام مانتا ہے کہ انسان کے کل اقوال و افعال نتیجہ ہیں محض شبد کا نتیجہ ہونا تاریرقی کے اصول میں داخل نہیں بلکہ اسکے ساتھ فعل کا نتیجہ ہونا بھی ماننا پڑیگا اگر کسی دیانندی میں جرأت جواب ہو تو وہ اپنے گرو بھگوان کی کتابیں مطالعہ کرکے جواب دے آئیں بائیں شائیں کرکے فضول حرکات کے مرتکب نہ ہوں

(خاکسار ابو الفضل احمدی قادیان)

واقعہ صلیب کی چشمدید شہادت

جناب میاں معراج الدین صاحب عمر جو سلسلہ احمدیہ کے قابل و بلند ہمت افراد میں سے ہیں اور جنکے عزم راسخ کا ثبوت ہر ہفتے بدر کی صورت میں جلوہ گر ہے انہوں نے اس انگریزی کتاب کا ترجمہ کیا ہے جو اول اول مفتی محمد صادق صاحب نے ہندوستان میں پھیلائی تھی اس کتاب میں ایک عینی شہادت سے دکھایا گیا ہے کہ مسیح صلیب پر سے زندہ اترا تھا اور اسکے سلسلہ اخوت کے لوگوں نے حفاظت و تیمارداری کی اور پھر مدت کے بعد انکے سامنے فوت ہوا احمدیوں کے لئے بہت بڑا حربہ ہے ترجمہ میاں صاحب نے ایسے رنگ میں اور عمدہ عبارت میں کیا ہے کہ مطلق معلوم نہیں ہو سکتا کہ یہ کسی انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے اور مترجم کا کمال ہے البتہ عبارت میں ایسے ٹھوس اور مشکل الفاظ اور پیچیدہ تراکیب ہیں کہ سلیس نہیں کہہ سکتے یا یوں کہنا چاہیئے کہ مترجم کی زور طبیعت کا نمونہ ہے ترجمہ کے ابتدا میں ایک دیباچہ ہے جس میں فرقہ اسیری کے حالات بڑے تفحص سے لکھے گئے ہیں لائق مترجم کی فصیح اللسانی بلیغ البیانی فقرے فقرے سے مترشح ہے غرض یہ صلیب شکن کتاب نہایت خوشخط عمدہ چھپی ہوئی ۱۰۵ صفحے پر منگوائیے د میاں نصیر احمد صاحب بدیر الحسنی نولکھا لاہور

حدیث تمیم داری کی تشریح

از فاضل اجل مولانا محمد احسن صاحب امروہوی

تشحیذ کے ناظرین اس مضمون کو جسے فاضل جلیل القدر نے باوجود ضعف پیری تحریر کر دیا ہے بہت دلچسپی سے پڑھینگے۔ منشی غلام حیدر کے ٹریکٹ کے جواب کے سلسلہ میں ہے جسکے بارے میں بار مند اکمل تصدیق المسیح میں بقدر اپنے علم فہم کے بہت کچھ لکھ چکا ہے"

اقوال دجال کے بارے میں جو حضرت اقدس ع نے حکم عدل ہو کر فیصلہ فرمادیا ہے وہ آب زر بائد نوشت کا مصداق ہے اور دجال کی احادیث کے بارے میں جو تضاد اور اختلاف تھا۔ ان احادیث میں آج تک کسی مجتہد اور مجدد نے ایسی توفیق و تطبیق نہیں کی تھی مگر تعصب اور عناد کا کوئی علاج نہیں ہو سکتا ورنہ دجال و مسیح و مہدی وغیرہ کے بارے میں جو فیصلہ حضرت اقدس ع نے فرمادیا ہے۔ آپ کی عہدہ مسیحائی اور مہدویت کے لئے وہی کافی ہے ونعم ما قیل سگر علم خشک و کوری باطن نرہ زرے ٭ ہر عالم و فقیہ شدی ہم چو چاکرم۔ اور اگر حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء ان احادیث مختلفہ و متضادہ متعلقہ ان پیشگوئیوں میں ایسی توفیق و تطبیق نہ فرماتے تو پھر دفاتر احادیث میں وہ خلط ملط واقع ہوتا کہ اناجیل اور کتب محرفہ بائبل کے برابر بھی انکی وقعت نہ رہتی اور منکرین احادیث کا فرقہ برابر ترقی پذیر ہو جاتا۔ اور واسطے انکار و تکذیب احادیث صحیحہ کے بھی ایک بڑا موقعہ انکو ملجاتا۔ پس منجملہ آپکی مدات تجدیدات کے جو دین اسلام میں آپ نے کیں ایک یہ تجدید بھی عظیم الشان تجدید ہے جسکا شکر ہم اہل اسلام خصوصاً اہلحدیث ادا نہیں کر سکتے ٭ بیارم گوہر شکر تو سفتن سر موئے ز احسان تو گفتن۔ اس نمبر ضمنی میں دجال کے بارے میں تمیم داری کی حدیث سے

جو کچھ آپنے تحریر کیا ہے اسکے بموجب تو ایک اور مخمصہ تضاد کا پیدا ہو گیا مختصر بیان اسکا یہ ہے کہ آپ اقرار کرتے ہیں کہ الف لام کیساتھ جو الدجال معرف ہے وہ خاص کوئی امر وجود ہے
اقول مگر اسپر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ کیا صحابہ کرام جو اہل لسان تھے اس الف لام سے واقف نہ تھے جو انہوں نے ابن صیاد کو دجال معہود قرار دیدیا جسکا بیان آپنے بھی کیا ہے پھر آپکا یہ بھی اقرار ہے کہ پہلے حضرت صلعم کو وحی سے بوضاحت اسکا پتہ معلوم نہ ہوا تھا اسپر یہ اعتراض ہے کہ اگر وحی سے معلوم نہ ہوا تھا تو اس الف لام سے ہی آپکو پتہ چل جاتا پھر تمیم داری کی حدیث کو دجال کی تحقیق میں آپنے گل سرسبد قرار دیکر اپنے زعم میں الدجال کو بخوبی سمجھ لیا ہے اسپر یہ اعتراض وارد ہے کہ اس حدیث میں اس الدجال نے یہ اقرار کیا ہے جو خود حدیث میں موجود ہے کہ میرا خروج قریب ہے اور دنیا کی کل بستیوں میں اندر چالیس روز کے میں سیر کر لونگا۔ لیکن مکہ و مدینہ میں نہیں جا سکونگا کیونکہ فرشتے ننگی تلواریں لئے کھڑے ہیں اگر میں وہاں جانیکا ارادہ کروں تو وہاں کے جانیسے وہ مجھکو روکیں گے اور مجھکو ہرگز واخل نہ ہونے دینگے۔ یہ اقرار تو تمیم داری کی حدیث میں ہے جو آپ کی متمسک بہا ہے اور متفق علیہ حدیث میں بطور نص کے مذکور ہے کہ الدجال خانہ کعبہ کا طواف کریگا۔ از برائے خدا بالفعل آپ ان دونوں امروں متضاد کی ہی تطبیق فرمادیجئے۔ اور جو دیگر احادیث دجال میں اختلافات ہیں وہ آئندہ پیش کئے جاوینگے یار زندہ صحبت باقی انشاء اللہ تعالے۔ خلاصہ یہ کہ آپکے مسلک کے بموجب ان احادیث متضادہ و مختلفہ میں ہرگز ہرگز توفیق و تطبیق نہیں ہو سکتی ہے مگر جس صراط مستقیم پر ہمکو حضرت اقدس نے قائم کردیا ہے اسپر چلنے سے تمام احادیث دجال و مسیح موعود وغیرہ میں توفیق و تطبیق ہو جاتی ہے چنانچہ ہم اسی حدیث تمیم داری کو جسکو آپنے ہی دار و مدار فیصلہ کا قرار دیا ہے اسی صراط مستقیم پر قائم ہو کر بحولہ و قوتہ تعالی الدجال کا فیصلہ کئے دیتے ہیں مگر آپکو یہ مقدمہ یاد رکھنا چاہیئے کہ الدجال وغیرہ کی جو احادیث رؤیا اور مکاشفات آنحضرت صلعم کے ہیں وہ واجب التعبیر ہیں اور اسلئے وہ حدیث متفق علیہ

جس میں مذکور ہے کہ دجال خانہ کعبہ کا طواف کریگا۔ اسکے اول ہی میں مذکور ہے رأیتنی اللیلۃ عند الکعبۃ جس سے رویا ہونا ثابت ہے پس یہ حدیث بھی مکاشفہ اور رؤیا میں داخل ہے اور دجال کے خانہ کعبہ کے طواف کے کرنیسے وہی طواف مراد ہے جیسا کہ چور کسی گھر کا طواف واسطے نقب لگانے اور چوری کرنیکے کیا کرتا ہے اور مسیح موعود کے طواف سے وہ طواف مراد ہے جو کہ کسی گھر کی حفاظت کے واسطے کوتوال طواف کیا کرتا ہے اب سنیئے کہ تمیم داری کو جو کچھ کہ اپنے سفر بحری کا قصہ رویا میں ہوا۔ یا بیداری میں پیش آیا۔ اس قصے کو آنحضرت صلعم نے اپنے مکاشفات متعلق دجال کے مطابق پایا۔ اسی لئے اسکی طرف نہایت التفات کیا۔ اور بڑی توجہ فرمائی اور تمیم داری کیساتھ جو تمیں آدمی اور بھی ہم سفر تھے ان سے تصدیق کرانیکی بھی ضرورت نہ سمجھی اب ہم بحولہ وقوتہ تعالےٰ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ نصاریٰ اور انکے سلاطین وارکین اور پادریان نصاریٰ ضرور بالضرور تمیم داری کے نظارہ کے ایک کامل مظہر اور پورے مصداق ہیں دلائل اور قرائن اسکے حسب ذیل ہیں ہاں یاد رہے۔ کہ ہمنے اس قوم با اقبال و اجلال کو جو دجال قرار دیا ہے وہ بلحاظ دین اور مذہب کے ہے نہ باعتبار دنیاوی امور کے دنیاوی انتظام میں ہم اس کے تابع اور خیر خواہ فرمانبردار ہیں نہ دین اور مذہب میں بلکہ دنیاوی انتظام کی رُو سے ہم اسکو ایک رحمت الٰہی اعتقاد کرتے ہیں اور باعتبار مذہب کے ہم دجال قرار دیتے ہیں ولولا الاعتبارات لبطلت الحکمۃ۔ ــ ـــ اب ہم تمیم داری کی حدیث میں جو قرائن اس ہمارے دعوے کے ثبوت میں ہیں انکو بیان کرتے ہیں

دلیل اول۔ اول تمیم داری کا وہ سفر بحری تھا۔ یہ سفر بحری اسطرف اشارہ کر رہا ہے۔ کہ الدجال معہود سفر ہائے بحری میں بڑا مشاق اور باشوکت و اقبال ہوگا چنانچہ ظاہر ہے کہ جو قوت اور سلطنت بحری اس قوم با اقبال کو حاصل ہے وہ انکی سلطنت بریّ و قوت بحری سے اور نیز دیگر اقوام دنیا کی قوت سے کچھ کم نہیں ہے بلکہ کچھ زیادہ ہی ہوگی۔

دلیل ثانی۔ تمیم داری کو اس سفر بحری میں کامل ایک ماہ تک سرگشت اور حیران رہنا پڑا

یہ اشارہ اس امر کی طرف ہے کہ اس دجال کے مظہر کو بھی تلاش اور جستجو کسی جزیرہ معہ ملک میں سرگشتہ اور حیران رہنا پڑیگا چنانچہ کولمبس کو مدت تک واسطے تلاش اور جستجو ملک ہندوستان کی سرگشتہ اور حیران رہنا پڑا۔ اور اولاً ملک امریکہ کا پتا اسکو لگا اور ثانیاً ہندوستان جنت نشان کا نشان جس کی اسکو تلاش تھی اسکا پتہ لگا

دلیل ثالث تمیم داری اس سفر بحری میں ایک جزیرہ میں پہنچ گیا۔ چونکہ رؤیا میں اکثر تشخیصات کا لحاظ نہیں کیا جاتا دیکھو کتب رؤیا کو اسلئے آنحضرت صلعم کے دجال کے رویا میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ الدجال کے قبضہ میں جزائر بھی بہت سے آوینگے چنانچہ واقعہ بھی یہی ہوا ہے جیسا نزاچہ بیان

دلیل رابع وہ جزیرہ مغربی بحر میں واقع تھا۔ جو حدیث میں مذکور ہے یہ اسطرف اشارہ کرتا ہے کہ الدجال کا خروج مغرب سے مشرق کی طرف کو ہوگا چنانچہ ایسا ہی کچھ واقع ہوا۔ دیکھو اوما الی المشرق کو اور تواریخ و جغرافیہ کو

دلیل خامس حدیث میں موجود ہے کہ تمیم داری کی ملاقات اول جساسہ سے ہوئی جسکے معنے ہیں بڑا تجسس کرنیوالا۔ یہ لفظ جساسہ اسطرف مشیر ہے کہ مظہر الدجال کے برابر کوئی دوسری قوم اخبار کی تجسس کرنے والی دنیا بھر میں موجود نہ ہوگی اب واضح ہے کہ اس قوم کے برابر کوئی دوسری قوم اخبار کی تجسس کرنیوالی نہ اب موجود ہے نہ پہلے موجود تھی ہاں پھر یاد دلاتا ہوں کہ یہ مقدمہ ہر جگہ یاد رہے کہ علم تعبیر میں اکثر اشارات بھی ہوتے ہیں نہ تشخصات اسلئے آنحضرت کے مکاشفات میں بھی یہ امر ملحوظ ہے

دلیل ششم حدیث میں بصراحت موجود ہے کہ تمیم داری اس بحری گرجا گھر میں داخل بھی ہو گئے اور الدجال سے ملاقات اور گفتگو بھی بخوبی کی اور اسنے بہت سی خبریں عرب وغیرہ کی اور اونکی جاگرفی وغیرہ تمیم داری سے دریافت کی یہ اسطرف اشارہ ہے کہ مظہر الدجال کا فن تواریخ اور علوم جاگرفی میں ایسا مشاق ہوگا کہ دوسری قوم اسکی برابری نہ کر سکیگی

اور اسکی مذہبی دجالیت گرجا گھر سے پیدا ہوگی۔ سو واقعات نے ہمکو ثابت کر دیا ہے کہ تمیم داری کا الدجال یعنی اسکا مظہر یہی قوم ہے جنکی دجالیت کا دار و مدار گرجا گھر سے ہی شروع ہوا ہے اور انکے تمام گرجا اسی گرجا کے مظہر ہیں

دلیل ہفتم حدیث میں موجود ہے کہ وہ دجال ایسا ایک عظیم الجثہ انسان تھا جسکے جثہ کی مانند تمیم داری نے دوسرے انسان نہیں دیکھے تھے یہ مضمون اس امر کی خبر دیتا ہے کہ اس دجال کے برابر کسی دوسری قوم کا اقتدار و اقبال ہرگز دنیا میں واقع نہ ہوگا۔ سو واقعات نے ہمکو بتلا دیا کہ اس قوم کے برابر کسی دوسری قوم کا اقتدار اور شوکت و اجلال ہم نہیں دیکھتے ہیں اسی لئے ہم تمام غیر احمدی قوم کو بلکہ تمام اقوام کو نصیحت کرتے ہیں کہ دنیاوی امور میں انہیں کے فرمانبردار اور خیر خواہ ہیں کسی طرح پر انکی مخالفت نہ کریں کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں جنکی نسبت حدیث مسلم میں وارد ہے لا یدان لا حد لقتالہما

دلیل ثامن۔ حدیث کے مضمون سے ظاہر ہوتا ہے کہ الدجال کو باقیٔ اسلام یعنی نبی امی کے اخبار کی طرف بڑی توجہ تھی جو نبی امی کے اخبار اسنے بہت توجہ سے دریافت کئے اب واقعات ہم کو تبلاتے ہیں کہ پادریانِ نصاریٰ کو دین اسلام کے رد کی طرف بسبب اسکے کمال درجہ کی حقیت کے سخت التفات ہے۔ اسی لئے الدجال کو بڑا خوف نبی امی ہی سے ہی تھا نہ دیگر مذاہب سے اور لفظ نبی امی کا جو اسکی زبان سے نکلا اسکی دو وجہیں معلوم ہوتی ہیں اول تو حضرت صلعم کو بائبل میں نبی امی ہی کہکر لکھا گیا ہے اور یہ بھی لکھا گیا ہے کہ اسکے دین کا اجلال و اقبال تمام دنیا میں بڑے زور شور کے ساتھ پھیلجاویگا۔ اس لئے الدجال کو بڑا خوف اور اندیشہ نبی امی ہی کے ظہور سے تھا بنا برین اسنے نبی امی ہی کے اقوال بڑی توجہ سے بہت سے دریافت کئے اب مشاہدہ ہے کہ پادری صاحبان نصاریٰ کی بھی بڑی توجہ اہل اسلام اور بانیٔ اسلام کی ہی طرف زیادہ تر ہے کیونکہ سوائے اہل اسلام کے دوسرے ادیان باطلہ والے اس دجالی مذہب کو ہلاک کر ہی نہیں سکتے ہ ا و

خو لیشتن گم است کرا رہبری کند۔ اور آنحضرت صلعم کو نبی اُمّی لکھنا اسطرف بھی مشعر ہے کہ وہ
الدجّال علوم و فنون میں ایسا ماہر اور مشاق اور صاحب ملکہ ہوگا۔ کہ اُسکے برابر دوسری کوئی
قوم اہلِ علم شمار نہیں کیجاوے گی خصوصاً جب کہ دوسری حدیثوں کی طرف بھی نظر کیجاوے
تو اس قوم نے وہ علوم و فنون نکالے ہیں کہ زمینی حالات کا تو ذکر ہی کیا ہے آسمانی علوم
جسمانی ایسے نکالے ہیں کہ ازمنہ سابقہ میں کوئی تاریخ انکا نشان نہیں دیسکتی تمیم داری ہی کی
دیگر حدیث صحیح میں موجود ہے دیکھو نیز و فی ما بین السماء و الارض فقلت من
انت قال الدجال رواہ ابوداؤد مشکوٰۃ صفحہ ۴۷۸ اب واقعات بتلا
رہے ہیں کہ جو توجہ اور التفات اس مظہر الدجال کو تحصیل علوم و فنون کی طرف ہے وہ
اور کسی قوم کو کاشفًا من کان ہرگز نہیں۔ اگر کوئی دوسری قوم علوم و فنون میں اُسکے
ہمسر موجود ہو تو ہیڈ ماسٹر صاحب ہمکو اسکا پتہ بتلادیں

دلیل نہم اسی حدیث میں مذکور ہے کہ اُس الدجّال نے یہ بھی کہا کہ جب میں خروج کرونگا
تو دنیا بھر کی بستیوں اور قریوں میں سوائے مکہ و مدینہ کے چالیس روز میں سیر کروں گا
یہ اسطرف مشعر ہے جو کہ ریل کے واقعات کا نظارہ شب و روز ہماری آنکھوں کے سامنے
موجود رہتا ہے۔ عیاں راچہ بیاں

دلیل دہم بعد اتمام قصہ بحری تمیم داری کے حضرت سیّد المرسلین نے یہ بھی ارشاد فرمایا
کہ وہ الدجّال مشرق کی طرف ہوگا کہ او ما الی المشرق یہ اسطرف اشارہ ہے۔ کہ
اس دجال کا فتنہ مذہبی و دینیہ مشرق کی طرف زیادہ ہوگا۔ سو واقعات ہمکو بتلارہے
ہیں کہ فتنہ دجالی پادریوں کا جو ہندوستان میں ہے جو مشرق میں مدینہ سے واقع ہے۔
وہ دوسرے ملکوں میں موجود نہیں بلکہ اسکا عشر عشیر بھی کہیں دوسرے ملک میں نہیں
پایا جاتا۔ اگرچہ اس حدیث میں اور بھی اشارات موجود ہیں لیکن ہمنے واسطے اختصار کے انہیں
دس اشارات پر اکتفا کیا ہیڈ ماسٹر صاحب چونکہ جاگرفی اور تواریخ سے بھی بخوبی واقف

ہونگے مگر انصاف کرینگے تو یہی دس اشارات جو حدیث صحیح مسلم سے بیان کئے گئے ہیں۔ اور اسی حدیث پر آپنے دامعہ ما رجال کے فیصلہ کا قرار دیا ہے کافی ووافی ہیں وتلك عشرة کاملة اب ہم کسی قدر لغت عرب کے بموجب بھی پادریوں نصاریٰ کا دجال ہونا ثابت کرتے ہیں جس کو تفصیل سے دیکھنا ہو وہ ہمارے رسالہ استہلال الصبیان کی طرف رجوع کرے مختصر اسکا بیان یہاں پر لکھا جاتا ہے تاج العروس شرح قاموس میں لکھا ہے ومنه اشتقاق الدجال المسیح الکذاب لانه یعم الارض کما ان الهناء[1] یعم الجسد صفت دجال کی جو خاص لغت عرب نے بیان کی پادریوں عیسائیوں میں موجود ہے دیکھو تمام لبسیط الارض پر یہی اقوام پھیلی ہوئی ہیں پس ان کی دجالیت کا ثبوت اس طرح لغت عرب سے ہوگیا او هو من دجل دجلاً اذا کذب واخرق لانه یدعی الربوبیة و هذا من اعظم الکذب۔ یہ صفت بھی ان میں موجود ہے کیونکہ صنائع اور بدائع اور گلٹ سازی وغیرہ جو اس قوم نے جاری کئے ہیں۔ اسکا پتہ کسی پہلی قوم کی تاریخ میں نہیں ملتا۔ اور سماوات و طبقات الارض کے متعلق وہ وہ فنون وعلوم ایجاد کئے ہیں جو گویا زبان حال سے دعوے ربوبیت کا کرتے ہیں۔ اور نیز حضرت عیسٰے کی ربوبیت کے قائل ہیں وقیل هو من دجل الرجل اذا قطع نواحی الارض اطراف زمین میں کونسا نحیہ باقی رہگیا ہے جسکو انہوں نے قطع نہ کیا ہو چنانچہ اس میں لکھا ہے قال ابو العباس سمی دجالا لضربه فی الارض وقطع اکثر نواحیها ایضا او من دجل تد جیلاً اذا غطی لانه لیغطی علی الناس بکفره[2] او لانه یغطی الارض بکثرة جموعه او لانه یدجل الحق بالباطل ظاہر ہے کہ یہ صفات

---

[1] هناء بالکسر قطران جو کل جسد اونٹ پر ملا کیجاتی ہے۔ م ی ب

[2] کما قال الله تعالے قل من کان فی الضللة فلیمدد له الرحمن مداً یعنی جو قوم ضالین ہے۔ اسکو رحمن لبسیط الارض میں بہت پھیلاویگا م ی

بھی ان اقوام میں پائی جاتی ہیں تمام آدمیوں کو دنیا بھر میں ان اقوام نے اپنے کفر سے بھی ڈھک لیا ہے اور انکی جماعتیں اسقدر کثرت سے دنیا بھر میں پھیل رہی ہیں۔ کہ زمین کو بھی ڈھک دیا ہے اور حق کو اپنے باطل سے ڈھک دینا چاہتے ہیں یہ صفت ان کی امور دینیات میں خود ظاہر ہے۔ ایضاً اس میں ہے او من دجل اذا طلی بالذھب وکل شیء موھته بماء الذھب فقد دجلته سمی به لتمویھه علی الناس بالباطل وتلبیسه ملمع کرنا سونے اور چاندی کے زیوروں کا اور ظروف اور تمام ساز و سامان ملمع کو دیکھو تو اس تمویہ اور تلبیس کا نظارہ اس قوم میں ایسا تم کو نظر آویگا کہ ازمنہ ماضیہ میں کوئی ایسا نظارہ کوئی تاریخ نہ بتا سکے گی ایضاً والصواب ان الدجال بمعنی الذھب کشداد الیٰ قوله لان الکنوز تتبعه حیث ذھب دیکھو سونا اور علاوہ اسیر دنیا بھر کی چاندی انکے پیچھے پیچھے پھرتی ہے ایضاً او من الدجالة بالتشدید ایضاً للرفقة العظیمة تغطی الارض بکثرة اھلھا وقیل ھی الرفقة تحمل المتاع للتجارة قال دجالة من اعظم الرفاق۔ دنیا کی ہر ایک شی کی تجارت کی ترقی جو اس قوم نے کی ہے اور تمام بسیط الارض میں جو انکی تجارت پھیل رہی ہے۔ بتاؤ کہ دنیا بھر میں اور کونسی قوم کی ایسی کمپنی کی تجارت جاری ہے اور زمانہ ماضی میں کسی کمپنی اور قوم نے اس قدر ترقی تجارت میں کی ہے تاج العروس شرح قاموس سے یہ عبارت لکھی گئی ہیں۔ اور لسان العرب وغیرہ میں قریباً اسی طرح پر لکھا ہے اور صحاح جوہری میں لکھا ہے۔ الدجال والدجالة الرفقة العظیمة قال الشاعر دجالة من اعظم الرفاق۔ انتہیٰ صراح میں لکھا ہے۔ دجال نام مسیح کذاب و گروہ بزرگ دجالة مثلہ غرضیکہ لغت عرب کی کتابوں میں خواہ چھوٹی ہوں یا بڑی سب میں یہی لکھا ہوا ہے سبحان اللہ آنحضرت صلعم کو کیسا وسیع علم دیا گیا تھا کہ آپ نے جس گروہ کو اپنے کشف میں دجال سے نامزد فرمایا اس میں وہ تمام باتیں

اب پائی جاتی ہیں جو لغت عرب میں لکھی ہوئی ہیں جنکا خلاصہ یہ ہے تمام زمین میں پھیلجانا دینیات میں سرتاپا کذب اور افترا سے کام لینا زمین و آسمان کے متعلق وہ علوم تحصیل کرنا جس سے دعوی ربوبیت معلوم ہو۔ تمام اطراف و اکناف میں سیر کے سامان مہیا کرکے سیاحت کرنا۔ اپنے دجل اور کفر سے حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط کردینا جملہ اقوام دنیا سے انہیں کی قومیں عظیم الشان اور کثیر التعداد ہونا۔ صنائع بدائع اور تمام کاموں دنیا میں ایسی زینت اور رونق دینا کہ اگر رانگ ہے تو چاندی معلوم ہونے لگتی ہے اور اگر تانبا یا پیتل ہے تو سونا معلوم ہونے لگتا ہے تمام خزانوں دنیویہ کا انکے پیچھے پیچھے پھرنا دنیا بھر کی تجارت کو اسقدر ترقی دینا کہ کوئی دوسری قوم ہرگز ہرگز انکی ہمسری نہیں کرسکتی تمام دنیا کے اسباب اور سامانکو بذریعہ ریلونکے شرق سے غرب اور غرب سے شرق کو اور جنوب سے شمال کو اور شمال سے جنوب کو اٹھائے پھرنا وتلک عشرہ کاملہ

پھر ہم یاد دہانی کئے دیتے ہیں کہ بلحاظ امور دنیوی کے انکی سی ترقی دینے والی کوئی قوم نہیں پس ہم کو امور دنیوی میں انکی اتباع کرنے سے ترقی دنیوی حاصل ہوگی۔ لیکن باعتبار امور مذہبی کے یہ قوم دجال ہے جس کی خبر نبی کریم صلعم اور لغت عرب نے ہم کو واسطے اجتناب کرنیکے انکے مذہب اور ملت سے بخوبی وضاحت کے ساتھ دیدی ہے انتہی من رسالۃ التقریر فی دفع التزویر

تصدیق المسیح جس میں تمام موٹے موٹے ان اعتراضوں کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے گئے ہیں۔ بڑا مدلل و عالمانہ جواب تحقیق کے ساتھ دیا گیا ہے ۸۰ صفحے کے قریب رسالہ ہے ۱۰ر میں ملیگا جن لوگوں نے وی۔پی واپس کردیئے تھے وہ ۱۰/۵ کے ٹکٹ بھیجکر یہ رسالہ تشحیذ الاذہان ماہ جون منگوالیں

مینیجر

"شام کی ملکہ اور میں"

کل جو جنگل[1] سے پرے تک خوش خرامی ہوگئی
ایک چمگادڑ سے میری ہمکلامی ہوگئی

میں نے پوچھا یہ تو بتلا کون ہے خالق ترا
لوگ کہتے ہیں کہ عیسےٰ نے تجھے پیدا کیا

توبہ توبہ وہ بھلا کیونکر ہوا خالق مرا
جو کئی سو سال گزرے ہیں یقیناً مر چکا

وہ نبی تھا اس سے پہلے بھی ہوئے کتنے رسول
موت کا وارنٹ ہی کرنا پڑا سب کو قبول

خطبۂ صدیقؓ کیوں بھولے تمہارے مولوی
کیا خلاف اجماع کا کرتے ہیں سارے مولوی

کیا نہیں قرآن میں ہل من یفعل من ذٰلکم
ہو کے مسلم پھر بھی ایسے مشرک و ناداں ہو تم

کل شیئ[2] کی ہے نسبت ایک خالق کی طرف
ساری دنیا کی نگاہیں ایک رازق کی طرف

خالق یکتا خدائے واحد و قہار ہے
جو حیوۃ و موت کا مالک ہے خود مختار ہے

خاصۂ شیٔ غیر شے میں پایا جانا ہے محال
اُسکے مخلوق میں کس طرح خالق کا کمال

ذرہ ذرہ کی ہے پیدائش اسی کے ہاتھ سے
پوچھ لو جا کر کسی بچے گرد کے ناتھ سے

سن کے بولا میں کہ اچھا مسئلہ طے ہو چکا
ایک آئینوا الاہی عقلوں پر انکی رو چکا

ایسی سیدھی بات اُلو بھی سمجھتے ہوں جسے
حیف ہے گر مولوی حقانہ سمجھے ہوں اسے

پھر یہ پوچھا آجکل تیری رہائش ہے کہاں
یعنی رہنے کے لئے ہے کونسا تیرا مکاں

مسجدوں میں آجکل پڑھتا نہیں کوئی نماز
اب نظر آتے نہیں اکجا یہ محمود و ایاز

اپنے مولیٰ سے نہیں کہتا کوئی راز و نیاز
بن چکی ہے ایک افسانہ حدیث سوز و ساز

امتیازِ کفر و اسلام اک یہی تو بات تھی
دن کہاں چڑھنا تھا عالم میں اندھیری رات تھی

[1] ایک موضع کا نام [2] اللہ خالق کل شیئ

قلب مسلم میں نہیں وہ عشق کی چنگاریاں
ہے خراباتوں میں رونق مسجدیں ویران ہیں

بس بسیرا ہے وہیں ہیرا کہ خالی ہو مکاں
امت مرحومہ ہو مصروف ٹینس بال میں

آجکل وارفتۂ آنِ بلالی ہے کہاں
بات سنتے ہی کلیجہ تھام کر میں رہگیا

جوش ٹھنڈے پڑ گئے بڑھ بڑھکے سہل انگاریاں
اس تغیر اس تبدل پر سبھی حیران ہیں

مسجدوں سے بڑھکے ہیرے واسطے موقع کہاں
پیرو یورپ ہوئے اقوال میں افعال میں

گورے گورے رنگ میں شانِ بلالی ہو کہاں
خونِ دل خون جگر آنکھوں کے رستے بہ گیا

لوٹ آیا با دلِ اندوہگین و چشم زار
فاتحہ پڑھکر نکلا خوب ہی دل کا بخار

آہ! ان اسلامیوں کا حال ہو کیسا زبوں
تو مسیح وقت ہے اللہ کا سچا نبی

انیر ادیں ہو دین حق۔ تیری ہدیٰ سچی ہُدیٰ
شرک کا نام و نشاں مٹجائیگا تیری طفیل

سامنے دکھلائی دیتا تھا جو جھدمی کا مزا
یعنی ہیں رویا کیا واں دیر تک زار و نزار

کب یہ سمجھینگے کہ تو ہے گمرہوں کا رہنما
تیرے انفاس زکیہ سے ملے اک زندگی

جان و مالِ اکمل مشتاق ہو تجھ پر فدا
بوستان احمدی پھل لائیگا تیری طفیل

مسجدیں آباد ہونگی اب ترے ہی نام سے
ملتیں آزاد ہونگی۔ اب ترے ہی نام سے

پیغام صلح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی عمر کے آخری مبارک ایام احمدیہ بلڈنگس (لاہور) میں گزارے اور وہیں آپنے تمام قوموں اور خصوصاً ہندوؤں کو پیغام صلح دیا جسکا ایک ہی طریق ہے کہ سب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لیں اور ہماری طرح تمام راستبازوں کا ادب کریں۔ اس مقدس یادگار کو قائم رکھنے اور اس پیغام کو اکناف عالم میں پہنچانے کے لئے پیغام صلح جاری کیا گیا ہے جو ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے اور اسکی ایڈیٹری ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی ایسے تجربہ کار و لائق و فائق انشا پرداز کے ہاتھ میں ہے امید کیجاتی ہے کہ یہ اخبار احمدی و غیر احمدی حلقوں میں دلچسپی کے ساتھ پڑھا جائیگا قیمت سالانہ چھ روپے طلباء سے للعہ

ھو ارسل رسولہ بالہدیٰ و دین الحق

ماہِ رمضان المبارک

میں

غیر معمولی رعایت

بشرطیکہ البشریٰ مجموعہ الہامات حضرت اقدسؑ خریدیں

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی	خلاصہ مضمون
تفسیر ترجمۃ القرآن پ ۲۴	عہ	۶ر	کون نہیں جانتا کہ آجکل ایسی تفسیر کی ضرورت
〃 پ ۲۵	عہ	۶ر	ہے جس میں آیات کا ربط بتلایا گیا ہو اور ان
〃 پ ۲۶	عہ	۶ر	دلائل کو کھولکر لکھا گیا ہو جو قرآن مجید ہر آیت
〃 پ ۲۷	عہ	۸ر	میں اپنے دعوے کے ساتھ پیش کرتا ہے اور
〃 پ ۲۸	عہ	۸ر	جو دوسری الہامی کتابوں سے منجملہ امتیازی
〃 پ ۲۹	عہ	۸ر	نشانات کے ہے
مجربات نور الدین حصہ اوّل	۱۰ر	۵ر	شاہی طبیب حکیم حاذق حضرت مولٰنا نور الدین
〃 〃 دوم	۱۰ر	۵ر	صاحب کے مجربات تینوں حصے نہایت مفید
〃 〃 سوم	۱۰ر	۴ر	نادر نسخے
تحفہ سالانہ جلسہ ۱۹۰۷ء	عہ	۴ر	یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام خلیفۃ المسیح مولوی عبد الکریم صاحب کی تقاریر کا مجموعہ جو نہایت نادر اور معارف حقائق کا گنجینہ ہے ۲۰۰ صفحہ

نام کتب	قیمت		خلاصہ مضمون
حقیقت نماز	۶ر	۵ر	جس میں نماز کی حقیقت اور اسکے متعلق ضروری مسایل اور ارکان نماز کا فلسفہ بیان کیا گیا ہے بےنظیر کتاب ہے اخیر میں چند سورتوں کے عجیب و غریب تفسیر ۲۰ ۲ ۶ ۲ ۲ ۲۰
المنصح	۲ر	ار	یہ ایک رسالہ ہے جس میں نبی کریم صلعم کے ظہور کی بشارت کتب سابقہ سے دکھائی گئی ہے اور اسکے ساتھ ایک نہایت دلسوز مسدس ہے احباب منگوا کر حظ روحانی اٹھائیں
ردّ چکڑالوی	لعہ	۱۰ر	چکڑالوی کا فتنہ سخت ہے مگر یہ اسکا رد بھی بہت ہی سخت ہے حجم سو صفحہ
عمدة الاحکام	۶عہ	۴عہ	بخاری و مسلم کی صحیح احادیث کا مجموعہ مترجم اردو با اعراب خوشخط پسندیدہ امیر المومنین
خطبات نور حصہ اول	۸ر	عہ	حضرت امیر المومنین کے خطبات کا مجموعہ جو عید و جمعہ پر آپنے پڑھے حقایق و معارف کا خزینہ
〃 〃 دوم	۱۰ر		
امتیازی نشانات مسیح موعود		ار	وہ نشانات جن سے مسیح موعود دوسرے اولیاء امت محمدیہ بلکہ بعض انبیاء سے ممتاز ہے مع محصولڈاک ۲ر کے ٹکٹ بھیجکر منگا لیں
طبیب روحانی	۲ر	ار	بعض روحانی امراض کا علاج قرآن مع احادیث خوشخط بچوں کے پڑھانے کے لئے

نام کتاب	قیمت اصل	قیمت رعایتی	خلاصہ مضمون
ادعیۃ الاحادیث	ار	۸ر	احادیث کی وہ دعائیں جو مختلف مقامات و حالات کے مناسب رسول کریم صلعم نے فرمائیں
ہدایات دربارہ معاملات	۲ر	ار	معاملات کے بارے میں احادیث نبوی مع مسائل
ظہور المسیح	۶ر	۳ر	مسیح موعود کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کا ثبوت تمام مخالف کتابوں کے سامنے رکھکر لکھا ہے
اربعین	۴ر	۲ر	حضرت اقدس کی تصنیف آیت لو تقول کی تفسیر اور اپنی صداقت کا ثبوت
حضرت اقدسؑ کی پرانی تحریریں	۲ر	ار	
الاسماء الحسنیٰ	۵ر	۲ر	اللہ تعالیٰ کے اسماء کی تشریح بچوں کے لئے بہت مفید
مکتوبات احمدیہ	۸ر	۴ر	حضرت مسیح موعود کے خطوط معارف و حقائق کا خزانہ تصوف کا گنجینہ
الموعظۃ الحسنہ	۲ر	ار	تفسیر سورہ تبت یدا عجیب و غریب مصنفہ فاضل امروہی
سلک مروارید	۴ر	۲ر	لڑکیوں کے پڑھانے کے لئے قصہ کے رنگ میں تائید سلسلہ
خطبات نور حصہ اول	۱۰ر	۵عہ ر	حضرت امیر المومنین کے جمعہ و عیدین کے خطبے
حصہ دوم	۸ر		
تشحیذ اگست ۱۳ء	۳ر	۲ر	جس میں رمضان شریف کے متعلق تمام احکام بالدلائل شرح و مفصل درج ہیں
اسلام کی پہلی کتاب	۴ر	۲ر	ضرورت زمانہ — اصل ۸ر رعایتی ۶ر
معیار حق	ـ ر	ـ ر	احمد بیگ والی پیشگوئی ۶ر ار

رسیدات زر

۲۷۸ جناب چوہدری حیات محمد صاحب ار عـ

۲۸۹ جناب منشی عبد الغنی صاحب ار عـ

۲۲۳ جناب مسٹر محمد ابراہیم صاحب ار عـ

۱۷۱ جناب نواب خاں صاحب ار عـ

۲۶ جناب ڈاکٹر محمد ابراہیم خاں صاحب ار عـ

۱۰۳۸ جناب میاں نور علی خان صاحب ار عـ

۱۱۹۷ جناب میاں غلام رسول صاحب ار عـ

۲۳۵ جناب خان محمد صاحب ار عـ

۱۹۷ جناب السچو ایا صاحب ار عـ

۱۵۷۲ جناب مرزا عبد الکریم صاحب ار عـ

۱۶۷ جناب میاں عبد العزیز صاحب ۹

۵۲ جناب سید عظیم الدین صاحب ار عـ

۳۹۲ جناب چوہدری محمد خان صاحب ار عـ

۲۲ جناب منشی غلام محمد صاحب ار عـ

۲۵۳ جناب میاں محمد بخش صاحب ار عـ

۹۷ جناب مہر الدین صاحب ار عـ

۸۰ جناب علی بخش صاحب ار عـ

۱۲۸ جناب میاں عبد الرحمن صاحب ۹

۳۰ جناب حکیم محمد بخش صاحب ار عـ

۹۵۱ جناب راجہ شیر محمد صاحب ار عـ

۹۶۲ جناب مولوی نور حسن صاحب ار عـ

۱۰۰۷ جناب ڈاکٹر امیر خاں صاحب ار عـ

۱۲۹۳ جناب سید شیر شاہ صاحب ار عـ

۱۱۴۲ جناب منشی علی محمد صاحب ار عـ

۱۶۱ جناب حکیم جان محمد صاحب ار عـ

۱۴ مارچ سنہ ۱۳ء

۶۲ جناب مولوی محمد افضل خان صاحب ار عـ

۸۷ جناب بابو احمد دین صاحب ار عـ

۱۳۵ جناب سیٹھ اسماعیل آدم صاحب ار عـ

۲۰۱ جناب شیخ جان محمد صاحب ار عـ

۳۸۳ جناب میاں کریم بخش صاحب ار عـ

۵۷۸ جناب میاں عبد العزیز صاحب ۹

۶۷ جناب بابو غلام حسین صاحب ار عـ

۹۹ جناب میاں احمد الدین صاحب ار عـ

۷۰۳ جناب کریم بخش صاحب ار ے

۱۰۸ جناب سید طاہر الدین صاحب ار عـ

۱۷ جناب چوہدری غلام حیدر صاحب ار عـ

۸۹۳ جناب چوہدری غلام حسین صاحب ار عـ

۸۷۰ جناب منشی عبد اللہ صاحب ار عـ

۱۹۶ جناب بابو سردار احمد صاحب ار عـ

۹۰۹ جناب مستری محمد الدین صاحب ار عـ

۱۰۳ جناب منشی عبد اللہ خان صاحب ار عـ

۱۰۲۲ جناب محمد احسان الحق صاحب ار ے

۱۲۵ جناب سید عابد علی شاہ صاحب ار عـ

۱۵۹ جناب سید حیات علی صاحب ار عـ

۱۲۵ جناب بابو عبد الغنی صاحب ار عـ

۲۲ جناب غضنفر فتح محمد صاحب ار عـ

۹۶ جناب میاں محمد صادق صاحب ار ے

۱۰۶ جناب شیخ خدا بخش صاحب ار ے

چندہ ممبری حصہ قیمت عار

۱۱۲۳ جناب چوہدری غلام قادر صاحب ار ے

چندہ ممبری حصہ قیمت عار

۱۱۵ جناب میاں عبد الہادی صاحب ار عـ

۱۱۹۵ جناب پیرزادہ حامد علی صاحب ار عـ

۱۲۲ جناب منشی بوٹے خاں صاحب ار عـ

۲۳۶ جناب غلام الدین صاحب ار عـ

۱۲۷ جناب علی اکبر شاہ صاحب ار ے

امتیازی قیمت

۱۲۸ جناب مولوی کریم الدین صاحب ار عـ

۲۳۹ جناب غازی الدین محمد یوسف صاحب ار ے

امتیازی قیمت

۱۳۳ جناب صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب ار عـ

۳۵۷ جناب محمد الدین صاحب سنہ ۱۳ عا
۱۳۵۸ جناب اللہ دتہ ولد امداد صاحب سنہ ۱۳ عا
۱۳۸۳ جناب غلام رسول صاحب سنہ ۱۳ عا
۲۳۰ جناب ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب سنہ ۱۳ عا
۲۱۴ جناب حکیم محمد الدین صاحب سنہ ۱۳ عا
۱۲۳۲ جناب عبد الکریم صاحب سنہ ۱۳ ۹
۱۶۲۰ جناب مولوی الہ داد صاحب سنہ ۱۳ عا
۲۲۴ جناب مرزا انوار خان صاحب سنہ ۱۳ عا

۱۵ / مارچ سنہ ۱۳ ع

۱۲۲۶ جناب چوہدری ضیاء الدین صاحب سنہ ۱۳
۲۶۵ جناب ڈاکٹر غلام غوث صاحب
قیمت سنہ ۱۳ عار قیمت سنہ ۱۳ عا
۵۲۵ جناب مولوی سید محمد رضوی صاحب سنہ ۱۳ عا
۲۴۳ جناب مولوی اختر علی صاحب سنہ ۱۳ عا
۱۰۷ جناب چوہدری غلام احمد صاحب سنہ ۱۳ عا
۹۱۹ جناب بابو غلام محی الدین صاحب سنہ ۱۳ عا
۲۶۵ جناب پیر سید حسین شاہ صاحب سنہ ۱۳ عا
۱۲۴۰ جناب سید محمود شاہ صاحب سنہ ۱۳ عا
۱۲۵۵ جناب سیف الرحمن صاحب سنہ ۱۳ عا
۱۳۳۸ جناب بابو سراج دین صاحب سنہ ۱۳ عا
۱۳۱۵ جناب چوہدری غلام علی صاحب سنہ ۱۳ عا

۳۸۹ جناب شیخ قدرت اللہ صاحب سنہ ۱۳ عا
۱۵۲۲ جناب سید ظہور الاسلام احمد صاحب سنہ ۱۳ عا
۱۶۱۹ جناب میاں پیر اندتہ صاحب عا

۱۷ / مارچ سنہ ۱۳

۲۲۲ جناب سید ناصر شاہ صاحب سنہ ۱۳ عا
۳۴۳ جناب ملک عباس خان صاحب سنہ ۱۳ عا
۳۸۷ جناب منشی عبد العزیز صاحب سنہ ۱۳ عا
۵۱۸ جناب شیخ مولا بخش صاحب سنہ ۱۳ عا
۳۷۸ جناب عبد الغنی صاحب سنہ ۱۳ عا
۱۳۲۳ جناب میاں کرم الہی صاحب سنہ ۱۳ عا
۹۹۱ جناب راجہ بشیر محمد صاحب سنہ ۱۳ عا
۲۹۹ جناب منشی نبی بخش صاحب سنہ ۱۳ عا
۱۲۴۹ جناب علی گوہر صاحب عا
۴۷۲ جناب ڈاکٹر بابو اقبال علی صاحب عا
چندہ ممبری سنہ ۱۳ عہ قیمت سنہ ۱۳ عا
۱۱۲۴ جناب غلام محمد صاحب صوبیدار میجر سنہ ۱۳ عا
۲۲۶ جناب چوہدری اعجاز خان صاحب سنہ ۱۳ عا
۱۲۱۳ جناب چوہدری مہتاب خان صاحب سنہ ۱۳ عا
۱۳۹۱ جناب علی محمد صاحب سنہ ۱۳ عا
۱۵۱۲ جناب چوہدری نعمت اللہ صاحب سنہ ۱۳ عا

۱۸ / مارچ سنہ ۱۳ ع

۱۳۱۷ جناب میاں جمال الدین صاحب سنہ ۱۳ عا
۲۴۶ جناب مولوی غلام المرسلین صاحب سنہ ۱۳ عا
۲۳۸ جناب میاں محمد اسمعیل صاحب سنہ ۱۳ عا
۳۰۵ جناب میاں عبد الحکیم صاحب سنہ ۱۳ عا
۱۰۲۷ جناب میاں رحمت علی صاحب سنہ ۱۳ عا
۱۳۶۰ جناب بابو نصر اللہ خان صاحب عا
۱۲۹۴ جناب محمد رفیق صاحب سنہ ۱۳ عا
۱۲۸۳ جناب حکیم علی خان صاحب سنہ ۱۳ عا
۱۶۰۳ جناب منشی عبد الغنی صاحب سنہ ۱۳ عا

۱۹ / مارچ سنہ ۱۳ ع

۱۲۳ جناب سید طفیل حسین صاحب سنہ ۱۳ عا
۳۵۷ جناب منشی عبد الخالق صاحب عا
۱۲۴۸ جناب چوہدری اکبر علی صاحب سنہ ۱۳ عا
۱۲۲۷ جناب مولوی فخر الدین صاحب سنہ ۱۳ عا
۱۴۰۶ جناب منشی الہ دتہ صاحب سنہ ۱۳ عا
۵۷۰ جناب مولوی محمد علی صاحب سنہ ۱۳ عا

۲۰ / مارچ سنہ ۱۳

۹۷۰ جناب چوہدری محمد حیات صاحب سنہ ۱۳ عا
۱۲۴۴ جناب منشی علی بخش صاحب سنہ ۱۳ عا
۱۲۰۹ جناب ذو الفقار علی خان صاحب سنہ ۱۳ عا

۲۲ / مارچ سنہ ۱۳ ع

مہ منشی برکت علی صاحب معرفت میاں
چراغ الدین صاحب ۱۳ ۱ عہ
نمبر جناب سید سعید الدین صاحب ۱۳ ۱ عہ
۲۵۸ جناب منشی امام الدین صاحب ۱۳ ۱ عہ
میاں ظہور الدین صاحب ۱۳ ۱ عہ
۹۸۲ جناب مولوی محمد یعقوب صاحب ۱۳ ۱ عہ
۱۰۲۶ جناب میاں غلام محی الدین صاحب ۱۳ ۱ عہ
۳۵۱ جناب غلام محمد صاحب ۱۳ ۱ عہ
۸۰۵ جناب عبد الرزاق صاحب ۱۳ ۱ عہ
۱۵۱۰ جناب محمد یسین صاحب ۱۳ ۱ عہ
۲۱۲ جناب عبد القادر صاحب ۱۳ ۱ عہ
۹۰ جناب مولوی شیر علی صاحب ۲۴ سے
۳۸۰ جناب منشی ہاشم علی صاحب ۱۳ صر
۱۰۹ جناب عبد المجید خان صاحب ۱۳ ۱ عہ
۱۷ جناب شیخ ظفر حسین خان صاحب ۱۳ ۱ عہ
۱۵۰ جناب بابو یار محمد صاحب ۱۳ ۱ عہ
۱۶۲۴ جناب سیکرٹری مسلم ریڈنگ ہال ۱۳ ۱ عہ

۲۵ مارچ سنہ ۱۳ء

۲۴۹ جناب بابو برکت علی صاحب ۱۳ ۱ عہ
۱۰ جناب سید امیر علی شاہ صاحب ۱۳ صہ
امتیازی قیمت سنہ ۱۳ء

۱۲۸۸ جناب چوہدری لعل محمد صاحب ۱۳ ۱ عہ

۲۶ مارچ سنہ ۱۳ء

۹۱۶ بابت خریدار احمد الدین صاحب ۱۳
معرفت امام الدین صاحب کیلنڈر ۱ عہ
۵۶۵ جناب مرزا محمد احسن بیگ صاحب ۱۳ للعہ
۳۱۵ جناب منشی عبد العظیم صاحب ۱۳ ۱ عہ
۲۳۶ جناب بابو ایوب احمد صاحب ۱۳ ۱ عہ

۲۷ مارچ سنہ ۱۳ء

۳۳ جناب قدرت اللہ صاحب ۱۳ للعہ
عہ بابت خرید سنہ ۱۳ عہ
۹۹۰ جناب منشی محمد ابراہیم صاحب ۱۳ ۹ عہ
۱۲۹۸ جناب محمد سیف الدین صاحب ۱۳ ۱ عہ
۱۵۳۲ جناب چوہدری اللہ دتہ صاحب ۱۳ ۲ عہ

۲۸ مارچ سنہ ۱۳ء

۵۵۷ جناب بابو نور محمد صاحب ۱۳ ۹ عہ
۷۳۹ جناب بابو غلام محمد صاحب ۱۳ ۱ عہ
۱۶۲۵ جناب عطا محمد صاحب ۱۳ ۹ عہ

۲۹ مارچ سنہ ۱۳ء

۱۵۶۲ جناب سردار کودا علوق صاحب ۱۳ ۱ عہ
۱۲۷ جناب خلیفہ عبد الغنی صاحب ۱۳ ۹ عہ

۳۰ مارچ سنہ ۱۳ء

۲ جناب محمد عبد اللہ صاحب ۱۳ ۱ عہ

۳۱ مارچ سنہ ۱۳ء

جناب محمد امین صاحب ۱۳ ۳ر

ماہ اپریل سنہ ۱۳ء

۱۰ جناب میاں میر اللہ صاحب ۱۳ ۲ عہ
۲۵۳ قاضی محمد اکرم صاحب ۱۳ ۱ عہ
۲ اپریل سنہ ۱۳ء

۱۳۶۹ جناب منشی عنایت اللہ صاحب ۱۳ ۱ عہ
۱۵۰۷ جناب عظیم بخش صاحب ۱۳ ۱ عہ
۱۲۱ جناب سراج الدین صاحب ۱۳ ۹ عہ
۱۹۲ جناب سید صادق حسین صاحب ۱ سے
امتیازی قیمت سنہ ۱۳ء
۱۳۶۱ جناب مولوی محمد رمضان صاحب ۱ عہ
قیمت سنہ ۱۲ تا مارچ سنہ ۱۳ عہ

۳ اپریل سنہ ۱۳ء

۱۰۱۹ جناب میاں جیسے خان صاحب ۱۳ ۱ عہ
۱۶۳۹ جناب محمد نواز صاحب ۱۳ عہ
۱۰۶۵ جناب پیر مظہر قیوم صاحب ۱۳ عہ
بابت نئیں ماہیہ

۷ اپریل سنہ ۱۳ء

۱۶۳۲ جناب ماسٹر غلام حیدر صاحب ۱۳ صہ
۱۶۳۲ جناب عبد الغنی صاحب ۱۳ عہ
ٹکٹ رسالہ عبد الغفار صاحب ۲ر

۸ اپریل ۱۳ء

۱۲۰۱ جناب منشی گلاب الدین صاحب ۱۲

۱۰ اپریل ۱۳ء

۵۹۵ جناب محمد عبداللہ صاحب ا/ ۱/

۲۶۲ جناب شیخ محمد حسین صاحب ا/

۲۷ جناب محمد صادق شاہ صاحب ا/ ۱/

۲۵ جناب منشی رحیم الدین صاحب ا/ ۱/

۲۰۹ جناب میاں جمال الدین صاحب ا/ ۱/

۵ جناب منشی علی احمد صاحب ۱/

۱۲۰ جناب مولوی احمد حسن صاحب ۱/

۱۷ جناب حکیم عنایت اللہ صاحب

۱۱ اپریل ۱۳ء

۲ جناب خانصاحب محمد عمر خانصاحب ا/ ۱/

۲۲ جناب مولوی احمد علی صاحب ا/ ۱/

۳۳ جناب حاجی اللہداد خان صاحب ا/ ۱/

۱۶ اپریل ۱۳ء

جناب چوہدری غلام حسین صاحب ا/ ۱/

۱۸ اپریل ۱۳ء

۱۱ جناب خواجہ بشیر الدین صاحب ا/ ۱/

۱۱۲۱ جناب ابو البشیر حافظ بشیر احمد صاحب

۱۳ جناب غلام مصطفیٰ شاہ صاحب ۱/

۲۲ اپریل ۱۳ء

۲۲۰ جناب بابو عبد الرزاق صاحب ا/ ۱/

۲۳ اپریل ۱۳ء

۳۹ جناب پیر اندتہ صاحب

۲۵ اپریل ۱۳ء

۱۶۳ جناب مرزا حسین بیگ صاحب ا/

۹۲ جناب مولوی ابو الحسن صاحب ا/ ۱/

جناب سید محمد حسین صاحب

رسالہ ماہ مارچ [illegible] محصول

۳۵ جناب اللہ دتہ محمد حسین صاحب ا/ ۱/

۳۰ اپریل ۱۳ء

۱۳۱ جناب حاجی محمد حنیف صاحب

جناب سید غلام صفدر صاحب

۱۵۱ جناب محمد مراد صاحب

۱۲۷ جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب

ماہ مئی ۱۳ء

۱۵۲ جناب میاں عبد الرحمٰن صاحب

۳ جناب محمد زمان صاحب ا/ ۱/

جناب میاں عبد اللہ صاحب

۲ مئی ۱۳ء

۱۶۴ جناب مظفر الدین [illegible] صاحب
[illegible] چندہ ممبری

۱۷۱ جناب مولوی عنایت الدین صاحب ۱۲

۱۰۶ جناب مولوی فضل الدین صاحب
[illegible]

۲۸ جناب جان محمد صاحب

۶ مئی ۱۳ء

۱۶۱۱ جناب منشی الٰہی بخش صاحب ۱/

۱۲۲ جناب بابو قمر الدین صاحب ا/ ۱/

جناب محمد امین صاحب

۹۲ جناب چوہدری مہدی خانصاحب ا/ ۱/

۱۵۳۹ جناب بابو مہر الٰہی صاحب

۵۸ جناب منشی علی محمد صاحب ۱/

۱۴ جناب محمد دین صاحب

۱۵۳ جناب محمد یحییٰ خانصاحب

۷ مئی ۱۳ء

جناب مرزا علی [illegible] صاحب

۸ مئی ۱۳ء

جناب مستری مہر اللہ صاحب ۱/

۱۶۱۲ جناب مستری محمد شاہ صاحب ۱/

۱۰ مئی ۱۳ء

۳ جناب مولوی بدر الدین صاحب

۱۱ جناب تاج الدین صاحب ۱۲

۱۱ مئی ۱۳ء

۳ جناب منشی برکت علی صاحب ۱/
[illegible]

۱۸ مئی ۱۳ء

۱۴۲۱ جناب منشی غلام محمد صاحب ۱۲ عہ

۱۹ مئی ۱۳ء

۱۳۸۷ جناب میاں کرامت اللہ صاحب ۱۲ عہ ۱۰

۲۲۳۹ جناب نور محمد صاحب ۱۲ ۱ر

۱۶۳۳ جناب فضل احمد صاحب ۱۳ ۱ر

۲۰ مئی ۱۳ء

۳۳۹ جناب نواب خان صاحب ۱۳ ۱ر

۲۱ مئی ۱۳ء

۷۹۷ جناب سید دلاور حسین صاحب ۸

۱۱۰۰ جناب چوہدری مہر خان صاحب ۱۳ وی پی عہ

۱۱۵۰ جناب احمد الدین صاحب ۱۳ ۱ر

۲۲۸۵ جناب رحیم بخش صاحب ۱۳ عہ

۲۴ مئی ۱۳ء

۱۶۷۱ جناب تاج الدین صاحب ۱۳ ۱ر

۱۵۹۰ جناب میاں عنایت علی صاحب ۱۳ عہ

۲۹ مئی ۱۳ء

۲۷۹ جناب میاں سلطان محمد صاحب قیمت ساکم ۱۰ ۱ر

۳۰ مئی ۱۳ء

۱۶۰۷ جناب محمد اسماعیل صاحب ۱۳ ۱ر

۲۲۴ جناب منشی فضل الٰہی صاحب ۱۳ ۱ر

۱۵۲۹ جناب محمد ابراہیم صاحب ۱۳ ۱ر

۱۴۰۲ جناب محمد عبد الرشید صاحب ۱۳ عہ

ماہ جون ۱۳ء

۲ جون

۱۲۹۲ جناب سید معراج الدین صاحب ۱۲ و ۱۳ صہ

۱۰ جون ۱۳ء

۱۵۱۹ جناب مظفر علی صاحب ۱ر

۱۵۳۵ جناب غلام محی الدین صاحب ۱ر

۱۵۷۵ جناب چوہدری محمد ابراہیم صاحب ۱ر

۱۴۸۰ جناب مستری مہر اللہ صاحب ۱ر

۱۶۹۳ جناب محمد سعید خان صاحب ۱ر

۱۶۹۶ جناب پادری غلام مسیح صاحب ۱ر

۱۵۳۶ جناب شیخ محمد صادق صاحب ۱ر

۱۱۲۸ جناب محمد اسماعیل صاحب سے

چندہ ممبری ۱۳ء قیمت رسالہ ۱۳ء ۱ر

۱۶۹۲ جناب چوہدری نظام الدین صاحب صہ

۱۲ جون ۱۳ء

۱۲۷۹ جناب مولوی صدر الدین صاحب ۱ر

۱۳ جون

۱۵۵۰ جناب محمد حسین صاحب ۱ر

۱۴۵۰ جناب ستار محمد صاحب ۱ر

۱۷۹۵ جناب فتح محمد صاحب سے

۱۴ جون

۱۶۹۵ جناب ڈاکٹر حسن علی صاحب ۱ر

۱۵ جون ۱۳ء

۱۲۳۵ جناب حکیم محمد الدین صاحب ۱۲ عہ

۱۵۷۸ جناب محمد مراد صاحب ۱۳ ۸

۱۷ جون ۱۳ء

۱۲۶ جناب شیخ محمد عبد العزیز صاحب ۱۲-۱۳ ۱ر

۲۷ جون ۱۳ء

۱۴۵۲ جناب چوہدری یعقوب خان صاحب ۱۳ ۱ر

۲۸ جون ۱۳ء

۱۳۳۲ جناب محمد سلطان صاحب ۱۳ عہ

۳۰ جون

جناب عبد الحق صاحب ممبر جدید وی پی ۲ر

ماہ جولائی ۱۳ء

۵ جولائی

۱۱۸۰ جناب منشی الٰہی بخش صاحب ۱۳ ۲ر

۱۲۱۳ جناب میاں کریم بخش صاحب ۱۳ ۲ر

۱۵۶۷ جناب مولوی تصدق حسین صاحب ۱۳ ۲ر

۱۵۶۳ جناب قاضی نظیر حسین صاحب ۱۳ ۲ر

۱۶۳۲ جناب قاضی ظہور اللہ صاحب ۱۳ ۲ر

۱۶۲۹ جناب چوہدری شکر الدین صاحب ۱۳ ۲ر

۱۶۹۸ جناب مولوی خدا بخش صاحب ۱۳ ۲ر

۱۶۰۷ جناب معز خان صاحب ۱۳ ۲ر

۱۶۱۲ جناب مستری محمد اشرف صاحب ۱۳ ۲ر

۱۶۲۵ جناب منشی غلام حیدر صاحب ۱۳ عہ

۲۶ جناب میاں محمد اکبر صاحب سنہ ۱۳ — عا ۲ ر
۸۵۰ جناب میاں ظہور الدین صاحب سنہ ۱۳ — عہ ۱۰
۹۵۷ جناب منشی الٰہی بخش صاحب سنہ ۱۳ — عا ۲ ر
۹۶۷ جناب میاں محمد عبد اللہ صاحب سنہ ۱۳ — عا ۲ ر
۹۶۹ جناب منشی عبد الحفیظ صاحب سنہ ۱۳ — عا ۲ ر
۱۳۵۶ جناب کریم بخش صاحب سنہ ۱۳ — عا ۲ ر
۹۹۲ جناب منشی فضل الٰہی صاحب سنہ ۱۳ — عا ۱۰
۹۹۷ جناب میاں امیر الدین صاحب سنہ ۱۳ — عا ۲ ر
۱۳۹۲ جناب عبد الرحمٰن صاحب سنہ ۱۳ — عا ۲ ر
۱۴۹۷ جناب مولوی فتح الدین صاحب سنہ ۱۳ — عا ۲ ر
۱۵۲۰ جناب حلمی اختر صاحب سنہ ۱۳ — عہ
۱۵۵۵ جناب محمد عیسیٰ صاحب سنہ ۱۳ — عہ ۹
۱۵۵۷ جناب میاں عبد المجید صاحب سنہ ۱۳ — عا ۲ ر
۱۵۵۸ جناب منشی محمد صادق صاحب سنہ ۱۳ — عا ۲ ر
۱۵۵۹ جناب منشی محمد اشرف صاحب سنہ ۱۳ — عا ۱ ر
۱۵۶۱ جناب چوہدری غلام احمد صاحب سنہ ۱۳ — عا ۱ ر
۱۵۶۲ جناب بابو احمد خاں صاحب سنہ ۱۳ — عا ۱ ر
۱۵۶۳ جناب غلام حسن صاحب سنہ ۱۳ — عا ۱ ر
۱۵۸۲ جناب محمد شفیع صاحب سنہ ۱۳ — عا ۱ ر
۱۶۲۹ جناب منشی عبد الحق صاحب سنہ ۱۳ — عا ۱ ر
۱۶۲۰ جناب سید شاہ صاحب سنہ ۱۳ — للعہ ۲
سنہ ۱۲ عا سنہ ۱۳ عا

۱۴۵۱ جناب الٰہی بخش صاحب سنہ ۱۳ — عا ۱ ر
۲۳۱ جناب نذیر محمد صاحب سنہ ۱۳ — عہ ۱ ر
۷ جولائی سنہ ۱۳
۴۲ جناب عبد الصمد صاحب سنہ ۱۳ — عہ
۵۷۵ جناب سید محمد صاحب سنہ ۱۳ — عا ۸ ر
۱۴۲ جناب منشی گلاب الدین صاحب سنہ ۱۳ — ۸ ر
۸ ۱۳/۱۲
۱۵۲۳ جناب نور محمد صاحب — عہ ۱۲
۱۵ جناب منشی حبیب الرحمٰن صاحب سنہ ۱۳ عا خرید رسید ۲۹۱ عا ر — للعہ ۲
۸۳ جناب بابو عبد المجید صاحب سنہ ۱۳ — عا ۲ ر
۱۴۹۹ جناب محمد الدین صاحب سنہ ۱۳ — ۱۰
۵۳۲ جناب منشی عبد الوالی صاحب سنہ ۱۳ — عا ۲ ر
۱۲۳۰ جناب خانزادہ گل محمد صاحب سنہ ۱۳ — عہ
۱۶۳۲ جناب ابو آغا محمد صاحب سنہ ۱۳ — عا ۲ ر
۹۵۶ جناب عبد الرحمٰن صاحب سنہ ۱۳ — عا ۲ ر
۱۰۲۷ جناب مخدوم محمد صدیق صاحب سنہ ۱۳ — عا ۲ ر
۱۱۴۲ جناب منشی محمد الدین صاحب سنہ ۱۳ — عا ۴ ر
۹۳ جناب عبد المنان صاحب سنہ ۱۳ — عہ
۱۲۱ جناب میاں فضل الدین صاحب سنہ ۱۳ — عا ۴ ر
جناب منشی احمد الدین صاحب — عہ ۲
۹ ۷/۱۲
۱۲۸ جناب محمد الدین صاحب سنہ ۱۳ — ۱۵
۲۶۳ جناب مولوی مولا بخش صاحب سنہ ۱۳ — عا ۲ ر

۱۲۳۷ جناب عطاء الرحمٰن صاحب سنہ ۱۳ — عا ۲ ر
۱۳۴۲ جناب غلام رسول صاحب سنہ ۱۳ — عا ۱ ر
۳۳۹ جناب چوہدری نذیر احمد صاحب — للعہ ۲ ر
سنہ ۱۲ عا سنہ ۱۳ عا
۱۰ جولائی سنہ ۱۳
۲۸۵ جناب شیخ محمد بخش صاحب سنہ ۱۳ — عا ۲ ر
۳۵۲ جناب بارسٹر برکت علی صاحب — عا ۲ ر
۳۵۳ جناب شیخ خدا بخش صاحب — عا ۲ ر
۹۵۷ جناب منشی عبد الحکیم صاحب سنہ ۱۳ — عا ۱ ر
۹۲۳ جناب چوہدری حسین بخش صاحب سنہ ۱۳ — عا ۲ ر
۲۲۶ جناب مولوی غلام رسول صاحب سنہ ۱۳ — عا ۲ ر
۱۱۵۵ جناب حیات محمد صاحب سنہ ۱۳ — عا ۱ ر
۱۲۳۶ جناب فتح محمد صاحب سنہ ۱۳ — عہ ۱ ر
۱۴۰۵ جناب سید احمد حسین صاحب سنہ ۱۳ — عا ۱ ر
۱۶۱۳ جناب میاں غلام نبی صاحب سنہ ۱۳ — عا ۱ ر
۱۲ ۷/۱۳
جناب بابو علی محمد صاحب — ۲ ر
بابت سالانہ ماہ جون سنہ ۱۳
۲۷ جناب چوہدری عبد اللہ خاں صاحب سنہ ۱۳ — صہ
۱۳۲ جناب سید محمد علی شاہ صاحب سنہ ۱۳ — عا ۲ ر
۷۷ جناب سردار خاں صاحب سنہ ۱۳ — عا ۲ ر
۱۵۶۹ جناب مولوی محمد الدین صاحب — عہ
۲۵ جناب سید قمر احمد صاحب — للعہ
قیمت سنہ ۱۲ عہ قیمت سنہ ۱۳ عا ر

نمبر

بری حالت ہے۔ روگ کا گھر کھانسی

بچے ضعیف ہر ایک کے لئے کھانسی باعث ہلاکت ہے شروع ہی میں اگر یہ کھانسی کی خبر نہیں لیجاوے۔ تو یہ اچھے بدن ہی کو ایک دم ضعیف الجثہ بنا دیتی ہے بعدہٗ اسی سے دمہ اور سل وغیرہ کا مہلک عارضہ ہو جاتا ہے اسلئے کھانسی ہوتے ہی اس کی تدبیر کرنی چاہیئے اور تدبیر بھی بہت ہی سہل ہے۔ ڈاکٹر ایس کے برمن کی

کف و کھانسی کی دوا

ایک شیشی لیکر گھر میں رکھدو۔

اس میں یہ فوائد ہیں (۱) سردی کو ہضم کرنا (۲) کھانسی کو دبانا (۳) کف کو پتلا کرنا

کرنا (۴) کف کو نکال لینا (۵) سستی کو روکنا

سردی کھانسی کیلئے نہایت ہی اکسیر دوا ہے

قیمت شیشی کلاں عہ محصولڈاک ۸ر چھوٹی شیشی ۸ر محصولڈاک ۵ر

اس دوا پر مہاراجہ صاحب کی رائے

مہاراجہ دل گنجن سنگھ دیو بہادر فیوڈ بری چیف پٹنہ اسٹیٹ بولانگیر ضلع سمبھلپور سے کہتے ہیں جناب من! آپکی روانہ کردہ کھانسی کی دوا کے لئے مشکور ہوں اس دوا سے ہماری کھانسی بالکل دفع ہو گئی مجھے صرف سات خوراک سے زیادہ پینے کی ضرورت نہ ہوئی کھانسی مجھے بہت دنوں سے تکلیف دے رہی تھی۔ اسوجہ سے دوبارہ آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں نوٹ ہر جگہ اور ہر شہر میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروشوں سے ملتی ہے

ڈاکٹر ایس کے برمن لمٹڈ ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ